سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ

تعارف اور شانِ نزول:

(۱) یہ سورت پچھتر (75) آیات اور دس (10) رکوعات پر مشتمل ہے۔

(۲) یہ مدنی سورت ہے جو سن دو ہجری میں غزوہ بدر کے فوراً بعد نازل ہوئی اور اس کا زیادہ تر تعلق غزوہ بدر سے ہے۔

(۳) اس سورت میں جنگ بدر کے واقعات بیان کرنے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

(۴) اس سورت میں مالِ غنیمت کے تقسیم کے متعلق تفصیل بیان کی گئی ہے تا کہ کسی قسم کا اختلاف رونما نہ ہو سکے۔

(۵) اس سورت میں ایفائے عہد کی تلقین کی گئی ہے اور صحابہ کرامؓ کی شان اور عظمت بھی بیان کی گئی ہے۔

(۶) اس سورت میں وراثت کی تفصیل بھی بیان کی گئی ہے۔

(۷) اس سورت میں جہاد کی اہمیت اُجاگر کی گئی ہے۔ اور مجاہدین اسلام کی عظمت بیان کی گئی ہے اور ان کے لئے انعامات کا ذکر کیا گیا ہے۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

اَلدَّرْسُ الْاَوَّلُ (الف)

سُوْرَةُ الْاَنْفَالُ (آیات ۱ تا ۱۰)

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
سے نام	اللہ	مہربان	رحم کرنے والا

شروع اللہ کے نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

لِلّٰهِ	الْاَنْفَالُ	قُلِ	الْاَنْفَالِ ط	عَنِ	يَسْـَٔلُوْنَكَ
لئے اللہ	انفال	کہو	غنیموں	سے (متعلق)	وہ پوچھتے ہیں آپ سے

اے محمدؐ! مجاہد لوگ تم سے غنیمت کے مال کے بارے میں دریافت کرتے

ذَاتَ	وَ اَصْلِحُوْا	اللّٰهَ	فَاتَّقُوا	وَالرَّسُوْلِ ج
ذات والے	درست کرو	اللہ	پس ڈرو	اور رسول

ہیں (کہ کیا حکم ہے) کہہ دو کہ غنیمت اللہ اور اس کے رسول کا مال ہے۔ تو خدا

كُنْتُمْ	اِنْ	وَ رَسُوْلَهٗٓ	اللّٰهَ	وَ اَطِيْعُوا	بَيْنِكُمْ ص
تم ہو	اگر	اور رسول اس کا	اللہ کی	اور اطاعت کرو	مابین تم

سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو اور اگر ایمان رکھتے ہو تو خدا اور اس کے رسولؐ کے

ذُكِرَ	اِذَا	الَّذِيْنَ	الْمُؤْمِنُوْنَ	اِنَّمَا	مُّؤْمِنِيْنَ (۱)
ذکر کیا جائے	جب	جن	مومن	بس صرف	مومن (جمع)

حکم پر چلو۔ مومن تو وہ ہیں کہ جب خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے

عَلَيْهِمْ	تُلِيَتْ	وَاِذَا	قُلُوْبُهُمْ	وَجِلَتْ	اللّٰهُ
پر ان	پڑھی جاتی ہے	اور جب	دل (جمع) اُن	لرز جاتے ہیں	اللہ

دل ڈر جاتے ہیں اور جب انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔

رَبِّهِمْ	وَّعَلٰى	اِيْمَانًا	زَادَتْهُمْ	اٰيٰتُهٗ
رب ان	اور پھر	ایمان میں	بڑھا دیتی ہیں ان کے	آیات اس کی

تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ

وَمِمَّا	الصَّلٰوةَ	يُقِيْمُوْنَ	الَّذِيْنَ	يَتَوَكَّلُوْنَ (۲) ج
اور سے جو	نماز	قائم کرتے ہیں	جو	بھروسہ رکھتے ہیں

رکھتے ہیں۔ (اور) وہ جو نماز پڑھتے ہیں اور جو ہم نے ان کو دیا

رَزَقْنٰهُمْ	يُنْفِقُوْنَ ﴿٣﴾	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْمُؤْمِنُوْنَ
ہم نے دیا ان کو	وہ خرچ کرتے ہیں	یہ (لوگ)	وہ	مومن (جمع)

ہے اس میں سے (نیک کاموں میں) خرچ کرتے ہیں۔ یہی سچے مومن ہیں۔

حَقًّا	لَهُمْ	دَرَجٰتٌ	عِنْدَ	رَبِّهِمْ	وَمَغْفِرَةٌ
حقیقی	لیے ان کے	درجے	پاس	رب ان کے	اور مغفرت

اور ان کے لئے پروردگار کے ہاں (بڑے بڑے) درجے اور بخشش

وَّرِزْقٌ	كَرِيْمٌ ﴿٤﴾	كَمَآ	اَخْرَجَكَ	رَبُّكَ	مِنْ
اور رزق	بہترین	جیسا کہ	نکال لایا تجھے	رب تیرا	سے

اور عزت کی روزی ہے۔ (ان لوگوں کو اپنے گھروں سے اسی طرح نکلنا

بَيْتِكَ	بِالْحَقِّ	وَاِنَّ	فَرِيْقًا	مِّنَ	الْمُؤْمِنِيْنَ
گھر تیرے	ساتھ حق	اور بیشک	گروہ	سے	مومن (جمع)

چاہئے تھا جس طرح تمہارے پروردگار نے تم کو تدبیر کے ساتھ اپنے گھر

لَكٰرِهُوْنَ ﴿٥﴾	يُجَادِلُوْنَكَ	فِى	الْحَقِّ	بَعْدَ	مَا
یقیناً ناپسند کرنے والے	جھگڑ رہے تھے تم سے	میں	حق	بعد	کہ

سے نکالا اور (اس وقت) مومنوں کی ایک جماعت ناخوش تھی۔ وہ لوگ حق بات میں

تَبَيَّنَ	كَاَنَّمَا	يُسَاقُوْنَ	اِلَى	الْمَوْتِ	وَهُمْ	يَنْظُرُوْنَ ﴿٦﴾
واضح ہو گیا	گویا کہ	ہانکے جا رہے ہیں	طرف	موت	اور وہ	ان کے دیکھتے ہوئے

اس کے ظاہر ہوئے پیچھے تم سے جھگڑنے لگے گویا موت کی طرف دھکیلے جاتے ہیں اور اسے

وَ اِذْ	يَعِدُ	كُمُ	اللّٰهُ	اِحْدَى	الطَّآئِفَتَيْنِ	اَنَّهَا
اور جب	وعدہ کر رہا تھا	تم سے	اللہ	ایک	دوگروہ	بیشک وہ

دیکھ رہے ہیں۔اور(اس وقت کو یاد کرو) جب خدا تم سے وعدہ کرتا تھا(ابوسفیان اور ابوجہل

لَكُمْ	وَ تَوَدُّوْنَ	اَنَّ	غَيْرَ	ذَاتِ	الشَّوْكَةِ
لئے تم	اور چاہتے تھے	کہ	غیر	والا	اسلحہ

کے)دوگروہوں میں سے ایک گروہ تمہارا(مسخر) ہو جائے گا۔اور تم چاہتے تھے کہ جو قافلہ

تَكُوْنُ	لَكُمْ	وَ يُرِيْدُ	اللّٰهُ	اَنْ	يُّحِقَّ
وہ ہو	لئے تم	اور چاہتا ہے	اللہ	کہ	حق کر دکھائے

بے(شان و) شوکت (یعنی بے ہتھیار) ہے وہ تمہارے ہاتھ آجائے (اور خدا چاہتا تھا کہ

الْحَقَّ	بِكَلِمٰتِهٖ وَ	يَقْطَعَ	دَابِرَ	الْكٰفِرِيْنَ ۝٧
حق	سے ارشادات اس کے اور	کاٹ دے	جڑ	کافروں کی

اپنے فرمان سے حق کو قائم رکھے اور کافروں کی جڑ کاٹ کر پھینک دے۔

لِيُحِقَّ	الْحَقَّ	وَ يُبْطِلَ	الْبَاطِلَ	وَ لَوْ	كَرِهَ
تاکہ حق کر دکھائے	حق	اور باطل کر دکھائے	باطل	اور خواہ اگرچہ	ناگوار ہو

تاکہ سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ کر دے، گو مشرک ناخوش

الْمُجْرِمُوْنَ ۝٨	اِذْ	تَسْتَغِيْثُوْنَ	رَبَّكُمْ	فَاسْتَجَابَ
مجرموں کو	جب	تم فریاد کر رہے تھے	رب تم	پس قبول کیا

ہی ہوں۔ جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری

لَكُمْ	اَنِّيْ	مُمِدُّ	كُمْ	بِاَلْفٍ
لئے تم (جمع)	کہ میں	مددگار	تمہارا	ساتھ ہزار

دعا قبول کرلی (اور فرمایا) تسلی رکھو ہم ہزار فرشتوں

جَعَلَهُ	وَمَا	مُرْدِفِيْنَ ﴿۹﴾	الْمَلٰٓئِكَةِ	مِّنَ
بنادیا اس کو	اور نہیں	پے در پے آنے والے	فرشتوں	سے

سے جو ایک دوسرے کے پیچھے آتے جائیں گے۔ تمہاری مدد کریں گے۔ اور اس

قُلُوْبُكُمْ ج	بِهٖ	لِتَطْمَئِنَّ	وَ	بُشْرٰى	اِلَّا	اللّٰهُ
دل (جمع) تم	سے اس	لئے مطمئن ہو جائیں	اور	خوشخبری	مگر	اللہ

مدد کو اللہ نے محض بشارت بنایا تھا۔ کہ تمہارے دل اس سے اطمینان

اللّٰهِ ط	عِنْدِ	مِنْ	اِلَّا	النَّصْرُ	وَمَا
اللہ	پاس	سے	مگر	مدد	اور نہیں

حاصل کریں اور مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾	عَزِيْزٌ	اللّٰهَ	اِنَّ
دانا	زبردست	اللہ	بیشک

بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

اَلْکَلِمَاتُ وَالتَّرَکِیْبُ

(۱) اَلْاَنْفَالِ (مالِ غنیمت):

تشریح :انفال، نفل کی جمع ہے جس کے معنی ہے مالِ غنیمت۔ مالِ غنیمت وہ مال و دولت ہوتی ہے جو دشمن میدانِ جنگ میں چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں۔ اور وہ مال و دولت جہاد یعنی قتال فی سبیل اللہ کے بعد مسلمانوں کے ہاتھ آجاتی ہے۔ اسے نفل اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ ان چیزوں میں سے ایک ہے جو پچھلی امتوں پر حرام تھی۔ یہ گویا امت محمدیہؐ پر ایک زائد چیز حلال کی گئی ہے یا اس لئے کہ یہ جہاد کے اجر سے ایک زائد چیز ہے جو بعض دفعہ دنیا میں ہی مل جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مال کو مسلمانوں کے لئے انعام قرار فرماتے ہیں۔

(۲) اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِکُمْ (اپنے آپس کے تعلقات درست کرو):

تشریح :ان الفاظ کا تعلق اُس آیت سے ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو حکم دے دیتا ہے کہ اللہ سے ڈرو۔ آپس میں صلح رکھو۔ صحیح تعلقات رکھو اور رسولؐ کی اطاعت کرو۔

(۳) وَجِلَتْ (لرزتے ہیں):

تشریح :یہ لفظ مؤمن کی طرف اشارہ ظاہر کرتا ہے یعنی مؤمن وہ ہوتا ہے جب اس کے سامنے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے تو اس اس کے دل خوف کے مارے لرز جاتے ہیں۔ یعنی مؤمن کا دل خوفِ خدا سے لبریز ہوتا ہے۔

(۴) کٰرِھُوْنَ (ناپسند کرنے والے):

تشریح :یہ لفظ اہل ایمان کے اس گروہ کی طرف اشارہ کرتا ہے جب اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو اس کے گھر سے حق کے ساتھ جہاد کے لئے نکال لایا تو اہل ایمان کا ایک گروہ (اس کو) ناپسند کرنے والا تھا۔ یہ ناگواری لشکر قریش سے لڑنے کے مقابلہ میں تھی۔ اور اس کی وجہ بے سروسامانی تھی۔

(۵) یُسَاقُوْنَ (وہ ہانکے جاتے ہیں):

تشریح: یہ لفظ مؤمنوں کی اس گروہ کی طرف اشارہ کرتا ہے جو یہ سمجھ رہے تھے کہ لشکر کفار سے مقابلہ کرنا موت کے منہ میں جانے کے مترادف ہے۔ وہ کہہ رہے تھے کہ ہم ہانکے جا رہے ہیں۔ یعنی ہمیں لے جایا جا رہا ہے موت کے منہ میں۔ کیونکہ مسلمانوں کی تعداد اور ساز و سامان جنگ کفار کے مقابلے میں بہت کم تھا۔

(۶) اِحْدٰی: ایک (مؤنث کا صیغہ):

تشریح: یہ لفظ اُن دو گروہوں کی طرف اشارہ کرتا ہے جس میں ''ایک'' تجارت کی غرض سے شام سے مکہ جا رہا تھا اور دوسرا گروہ مسلمانوں سے مقابلہ کرنے کے لئے مکہ سے مدینہ جا رہا تھا۔

(۷) دَابِرَ (جڑ):

تشریح: یہ لفظ جنگ بدر میں اللہ تعالیٰ کی چاہت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ جنگ بدر میں کافروں کی بیخ کنی ہو جائے اور مسلمانوں کو شاندار فتح حاصل ہو جائے اور کفر کا زور ٹوٹ جائے۔

(۸) تَسْتَغِیْثُوْنَ (تم فریاد کرتے تھے):

تشریح: یہ الفاظ اُس صورت حال کی طرف اشارہ کرتے ہیں جب جنگ بدر رونما ہونے والی تھی۔ مسلمانوں کی تعداد چونکہ کم تھی۔ لہٰذا وہ افسردہ تھے کہ کفار کی بڑی لشکر کا مقابلہ کیسے کریں گے۔

(۹) مُرْدِفِیْنَ (لگاتار آنے والے):

تشریح: یہ الفاظ اُس صورت حال کی طرف اشارہ کرتے ہیں جب مسلمان اپنے کم تعداد کی وجہ سے جنگ بدر کے دوران افسردہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح یاب کرنے کے لئے اُنہیں خوشخبری دی کہ آپ کے مدد کے لئے ایک ہزار فرشتے لگاتار آرہے ہیں۔

(۱۰) غَیْرَ ذَاتِ الشَّوْکَةِ (بغیر اسلحہ کے):

تشریح: یہ الفاظ اُس قافلے کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو بغیر اسلحہ کے شام سے مکہ جا رہا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے مشرکین مکہ پر دباؤ ڈالنے کی خاطر اس قافلے کو روکنے کی منصوبہ بندی کی اور اس کے نتیجے

میں جنگ بدر واقع ہوئی اور مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی اور کفر کی زور ٹوٹ گئی۔

اَلتَّمَارِیْنُ (مشق)

السوال الاول (پہلا سوال): اس سبق میں مؤمنوں کی کیا صفات بیان کی گئی ہیں؟

الجواب: اس سبق میں مؤمنوں کی جو صفات بیان کی گئی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

(۱) مؤمنوں کی دل ذکر الٰہی سے لرز اُٹھتے ہیں اور خوفِ خدا کی بدولت وہ گناہ کے مرتکب نہیں ہوتے۔

(۲) مؤمن جب قرآنی آیات پڑھتے ہیں یا سنتے ہیں تو ان کا ایمان مضبوط سے مضبوط تر ہوجاتا ہے اور اُنہیں اطمینان قلب حاصل ہوجاتا ہے۔

(۳) مؤمن اللہ تعالیٰ کو اپنا مالک اور خالق سمجھتا ہے اور ہر کام جب کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ کر کے کرتے ہیں۔

(۴) مؤمن پورے آداب اور قواعد کے ساتھ نماز کی پابندی سے اہتمام کرتے ہیں۔

(۵) مؤمن زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور صدقات دے دیتے ہیں۔

(۶) مؤمن اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرتے ہیں اور جان و مال کا نذرانہ پیش کرتے ہیں۔

السوال الثانی (دوسرا سوال): دو گروہوں سے کیا مراد ہے؟

الجواب: دو گروہوں میں سے مراد مشرکین کے دو گروہ مراد ہیں۔ ایک گروہ ''تجارتی قافلہ'' تھا جو کہ شام سے مکہ جا رہا تھا جبکہ دوسرے گروہ سے مراد ''لشکر کفار'' ہے جو تجارتی قافلے کے حفاظت اور مسلمانوں سے لڑنے کے لئے مکہ سے مدینہ آرہا تھا۔ تجارتی قافلے کی قیادت ابوسفیان کر رہا تھا جبکہ ''لشکر کفار'' کی قیادت ابوجہل کر رہا تھا۔

السوال الثالث (تیسرا سوال): مندرجہ ذیل عبارات کا مفہوم بیان کریں؟

(الف) فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِكُمْ۔

(ب) اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَه' اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۔

(ج) اِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُه' زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا۔

الجواب:(الف) فَاتَّقُوا اللهَ وَ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۔

ترجمہ: ''پس ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے اور اصلاح کرو اپنے باہمی معاملات کی''۔

تشریح: جب جنگ بدر میں کفار کو شکست ہوئی تو وہ بہت سارے مال و اسباب کو چھوڑ کر فرار ہوئے۔ چونکہ یہ مشرکین مکہ کے ساتھ مسلمانوں کی پہلی جنگ تھی۔ لہٰذا وہ مالِ غنیمت کے تقسیم کار سے ناواقف تھے۔ اس وجہ سے مسلمانوں کے درمیان اختلافات پیدا ہوئے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم پر سارا مالِ غنیمت حضور ﷺ کے پاس جمع کیا گیا۔ حضور ﷺ نے عدل اور انصاف کے ساتھ اس مالِ غنیمت کو مسلمانوں میں برابری کی بنیاد پر تقسیم کیا اور اختلافات کی جڑ کاٹ دی۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ اللہ سے ڈرو۔ حضور ﷺ کی اطاعت کرو۔ آپس میں اختلافات ختم کر کے بھائی بھائی بن جاؤ اور ایک دوسرے کے غم و درد میں برابر کے شریک ہو جاؤ۔

الجواب:(ب) اَطِيْعُوا اللهَ وَ رَسُوْلَهٗ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔

ترجمہ: (ب) ''اطاعت کرو۔ اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول ﷺ کی اگر تم مؤمن ہو''۔

تشریح : جب جنگ بدر میں مشرکین مکہ کو شکست ہوئی تو وہ بہت سارے مال و اسباب کو چھوڑ کر فرار ہوئے۔ صحابہ کرامؓ نے حضور ﷺ سے مشورہ کیے بغیر مالِ غنیمت کو اپنے قبضے میں لینے لگے جس کی وجہ سے مسلمانوں میں اختلافات رونما ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ سارا مال حضور ﷺ کے پاس جمع کریں۔ تو یہ بات بعض مسلمانوں کو ناگوار گزری۔ پھر حضور ﷺ نے سارے مال سے پانچواں حصہ نکال کر باقی چار حصے مجاہدین میں برابری کی بنیاد پر تقسیم کیا۔ اسی حالات کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بھیجا کہ مسلمانو! اگر تم مؤمن ہونے کا دعویٰ کرتے ہو تو پھر تم پر اللہ اور اس کی رسول ﷺ کی اطاعت فرض ہے۔ رسول ﷺ کی اطاعت کے بغیر آپ مؤمن نہیں ہو سکتے۔ اگر تم رسول ﷺ کی حکم کی تعمیل کرو گے تو اس دنیا میں بھی کامیاب و کامران ہوں گے اور آخرت میں بھی کامیابی اور خوشحالی کی زندگی بسر کرو گے۔

الجواب:(ج) اِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا۔

ترجمہ: ''جب اللہ تعالیٰ کی آیات اُن کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے''۔

تشریح :اس آیت میں مؤمنوں کی صفت بیان کی گئی ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حقیقی مؤمن وہ ہوتا ہے کہ جب اس کے سامنے قرآنی آیات پڑھی جاتی ہیں تو اس کا دل لرز اُٹھتا ہے۔اس کا دل خوف خدا سے لبریز ہو جاتا ہے۔اس کا ایمان اور بھی مضبوط ہو جاتا ہے۔وہ ہر طرح کی بُرائی سے اجتناب کر کے صحیح مسلمان بن جاتا ہے اور اسلام کی سربلندی کے لئے کفر کی راہ میں آہنی چٹان بن جاتا ہے۔وہ اللہ تعالیٰ کو اپنا خالق اور رازق سمجھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر مکمل یقین رکھتا ہے۔اور توحید کا پرستار بن جاتا ہے۔وہ خود بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے احکامات کی تعمیل کرتا ہے اور دوسروں کو بھی ایسا کرنے کی تلقین کرتا ہے۔

السوال الرابع: **مندرجہ ذیل میں ہر لفظ کے سامنے چار معنی دئیے گئے ہیں۔ جو زیادہ صحیح ہوں اس پر نشان لگائیں۔**

(۱) الانفال کے معنی:

(الف) کمائی کا مال (ب) رزق (ج) مالِ غنیمت (د) سرکاری مال

(۲) وجلت کے معنی:

(الف) نہیں ڈرتے (ب) ڈرتے ہیں (ج) مرتے ہیں (د) جان دیتے ہیں

(۳) کرھون کے معنی:

(الف) پسند کرنے والے (ب) ناگواری محسوس کرنے والے

(ج) شرمندگی (د) کریہہ لوگ

(۴) یساقون کے معنی:

(الف) وہ ہانکے جاتے (ب) سہمے جاتے ہیں

(ج) مرتے جاتے ہیں (د) وہ چوری کرتے ہیں

(۵) دابر کے معنی:

(الف) جڑ (ب) تنا (ج) ابتداء (د) پیچھے

(٦) تستغیثون کے معنی:

(الف)ہم فریاد کرتے ہیں   (ب)وہ فریاد کرتے ہیں

(ج)تم فریاد کرتے ہو   (د)اسے یاد آتی ہے

(۷) مردفینا کے معنی:

(الف)رکنے والی (ب)لگاتار آنے والے (ج)بند ہونے والی (د)سیٹیاں

(۸) غنیمت خدا اور اس کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔کا مال ہے۔

(الف)بندہ (ب)رسول (ج)فرشتے (د)جنات

(۹) اللہ سے ڈرو اور آپس میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔رکھو۔

(الف)جھگڑا   (ب)دشمنی   (ج)صلح   (د)محبت

(۱۰) اللہ اور اس کے رسول کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔پر چلو۔

(الف)حکم   (ب)ہدایت   (ج)بات   (د)طریقے

جوابات:

۱۔ (ج)، ۲۔(ب)، ۳۔ (ب)، ٤۔ (الف) ، ۵۔ (الف)

٦۔ (ج)، ۷۔ (ب) ، ۸۔ (ب) ، ۹۔ (ج)، ۱۰۔ (الف)

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

اَلدَّرْسُ الْاَوَّلُ (ب)

سُوْرَةُ الْاَنْفَالُ (آیات ۱۱ تا ۱۹)

اِذْ	یُغَشِّیْکُمْ
جب	ڈھانکتا تم کو

جب اس نے (تمہاری)

النُّعَاسَ	اَمَنَةً	مِّنْهُ	وَ یُنَزِّلُ	عَلَیْکُمْ	مِّنَ
غنودگی	اطمینان	سے اس	اور نازل کر رہا تھا	پر تم	سے

تسکین کے لیے اپنی طرف سے تمہیں نیند (کی چادر) اڑھادی۔ اور تم

السَّمَآءِ	مَآءً	لِّیُطَهِّرَ	کُمْ	بِهٖ	وَ یُذْهِبَ
آسمان (جمع)	پانی	لیے پاک کرے	تم	ساتھ اس	اور دور کر دے

پر آسمان سے پانی برسادیا تا کہ تم کو اس سے (نہلا کر) پاک کر دے اور

عَنْکُمْ	رِجْزَ	الشَّیْطٰنِ	وَ لِیَرْبِطَ	عَلٰی
سے تم	نجاست	شیطان	تا کہ باندھ دے	پر

شیطانی نجاست کو تم سے دور کر دے۔ اور اس لیے بھی کہ تمہارے

قُلُوْبِکُمْ	وَ یُثَبِّتَ	بِهِ	الْاَقْدَامَ ۞ ۱۱
دلوں تمہارے	اور جمادے	سے اس	قدم (جمع)

دلوں کو مضبوط کر دے اور اس سے تمہارے پاؤں جمائے رکھے

اِذْ	یُوْحِیْ	رَبُّكَ	اِلَی	الْمَلٰٓئِکَةِ	اَنِّیْ
جب	وحی پہنچاتا تھا	رب تمہارا	طرف	فرشتے	کہ میں

جب تمہارا پروردگار فرشتوں کو ارشاد فرماتا تھا کہ میں تمہارے

مَعَكُمْ	فَثَبِّتُوا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
ساتھ تمہارے	پس ثابت قدم رکھو	جو	ایمان لائے

ساتھ ہوں تم مومنوں کو تسلی دو کہ ثابت قدم رہیں

سَاُلْقِیْ	فِیْ	قُلُوْبِ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوا	الرُّعْبَ
یقیناً ڈالتا ہوں	میں	دلوں	جن	اُنہوں نے کفر کیا	رعب

میں ابھی ابھی کافروں کے دلوں میں رعب وہیبت ڈالے دیتا ہوں، تو

فَاضْرِبُوْا	فَوْقَ	الْاَعْنَاقِ	وَاضْرِبُوْا	مِنْهُمْ
پس ضرب لگاؤ	اوپر	گردنوں	اور ضرب لگاؤ	سے ان

ان کے سر مار (کر) اُڑا دو۔ اور ان کا پور پور مار (کر توڑ) دو

كُلَّ	بَنَانٍ ﴿١٢﴾	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	شَآقُّوا	اللّٰهَ
ہر	پورے	یہ	اس لیے کہ وہ	اُنہوں نے مخالفت کی	اللہ

یہ (سزا) اس لیے دی گئی کہ اُنہوں نے خدا اور

وَرَسُوْلَهٗ ج	وَمَنْ	يُّشَاقِقِ	اللّٰهَ	وَرَسُوْلَهٗ
اور رسول اس	اور جو	وہ مخالفت کرتا ہے	اللہ	اور رسول اس

اس کے رسول ؐ کی مخالفت کی اور جو شخص خدا اور اس کے رسول ؐ کی

فَاِنَّ	اللّٰهَ	شَدِيْدُ	الْعِقَابِ ﴿١٣﴾	ذٰلِكُمْ
پس بیشک	اللہ	سخت	سزا	یہ

مخالفت کرتا ہے تو خدا بھی سخت عذاب دینے والا ہے۔ یہ (مزا تو یہاں)

فَذُوْقُوْهُ	وَاَنَّ	لِلْكٰفِرِيْنَ	عَذَابَ	النَّارِ ﴿١٤﴾
پس تم چکھو اس	اور یہ کہ (تحقیق)	لیے کافروں	عذاب	دوزخ

چکھو اور یہ (جانے رہو) کہ کافروں کے لیے (آخرت میں) دوزخ کا عذاب (بھی تیار) ہے۔

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِذَا	لَقِيْتُمُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
اے	جو	ایمان لائے	جب	سامنا کروتم	جن	کفر کیا

اے اہل ایمان جب میدان جنگ میں کفار سے تمہارا مقابلہ ہوتو

زَحْفًا	فَلَا تُوَلُّوْهُمُ	الْاَدْبَارَ ۝	وَمَنْ
لشکر	پس نہ پھیروان	پیٹھیں	اور جس

ان سے پیٹھ نہ پھیرنا۔اور جو شخص جنگ کے روز

يُّوَلِّهِمْ	يَوْمَئِذٍ	دُبُرَهٗۤ	اِلَّا	مُتَحَرِّفًا
پھیرے گا ان کو	اس دن	پیٹھ اس	الا	جگہ بدلنے والا

اس صورت کے سوا کہ لڑائی کے لیے کنارے کنارے چلے (یعنی حکمت عملی)

لِّقِتَالٍ	اَوْ	مُتَحَيِّزًا	اِلٰى	فِئَةٍ	فَقَدْ
کے لیے لڑائی	یا	شامل ہونے والا	طرف	گروہ	پس تحقیق

سے دشمن کو مارے یا اپنی فوج میں جا ملنا چاہے۔ان سے پیٹھ پھیرے

بَآءَ	بِغَضَبٍ	مِّنَ	اللّٰهِ	وَمَاْوٰىهُ	جَهَنَّمُ ؕ
مستحق ہوگیا	میں غضب	سے	اللہ	اور ٹھکانہ اس کا	جہنم

گا تو (سمجھو کہ) وہ خدا کے غضب میں گرفتار ہوگیا اور اس کا ٹھکانہ

وَبِئْسَ	الْمَصِيْرُ ۝	فَلَمْ	تَقْتُلُوْ	هُمْ	وَلٰكِنَّ
اور بہت برا	ٹھکانہ	پس نہیں	تم نے قتل کیا	ان کو	بلکہ لیکن

دوزخ ہے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔تم لوگوں نے ان (کفار) کو قتل نہیں کیا بلکہ

اللّٰهَ	قَتَلَهُمْ	وَمَا	رَمَيْتَ	اِذْ	رَمَيْتَ
اللہ	قتل کیا ان کو	اور نہیں	تو نے پھینکی	جب	تو نے پھینکی

خدا نے انہیں قتل کیا اور (اے محمد!) جس وقت تم نے کنکریاں پھینکی

وَلٰكِنَّ	اللّٰهَ	رَمٰى ج	وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ	مِنْهُ
بلکہ / لیکن	اللہ	پھینکی	تاکہ آزمائے مومنوں	سے اس

تھی تو وہ تم نے نہیں پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی تھی اس سے یہ غرض

بَلَآءً	حَسَنًا ط	اِنَّ	اللّٰهَ	سَمِيْعٌ	عَلِيْمٌ (۱۷)	ذٰلِكُمْ
آزمائش	اچھا	بے شک	اللہ	سننے والا	جاننے والا	یہ

تھی کہ مومنوں کو اپنے (احسانوں) سے اچھی طرح آزمالے بے شک خدا سنتا جانتا ہے۔

وَاَنَّ	اللّٰهَ	مُوْهِنُ	كَيْدِ	الْكٰفِرِيْنَ (۱۸)	اِنْ
اور بے شک	اللہ	سست کرنیوالا	چال	کافروں	اگر

(بات) یہ (ہے) کچھ شک نہیں کہ خدا کافروں کی تدبیر کو کمزور کردینے والا ہے (کافروں) اگر

تَسْتَفْتِحُوْا	فَقَدْ	جَآءَ	كُمُ	الْفَتْحُ ج	وَاِنْ	تَنْتَهُوْا
تم فتح چاہتے ہو	پس تحقیق	آگیا	تم	فتح	اور اگر	تم باز آجاؤ

تم (محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر) فتح چاہتے ہو تو تمہارے پاس فتح آچکی۔ (دیکھو) اگر

فَهُوَ	خَيْرٌ	لَّكُمْ ج	وَاِنْ	تَعُوْدُوْا	نَعُدْ ج
پس وہ	بہتر	لیے تم	اور اگر	دوبارہ کروگے	ہم دوبارہ کریں گے

تم (اپنے افعال سے) باز آجاؤ تو تمہارے حق میں بہتر ہے اور پھر اگر (نافرمانی) کروگے تو ہم بھی پھر

وَلَنْ	تُغْنِيَ	عَنْكُمْ	فِئَتُكُمْ	شَيْئًا	وَّلَوْ
ہرگز نہیں	کام آئے گا	سے تم	جتھا تمہارا	کچھ	خواہ

(تمہیں) عذاب کریں گے۔ اور تمہاری جماعت خواہ کتنی ہی کثیر ہو تمہارے

كَثُرَتْ	وَاَنَّ	اللّٰهَ	مَعَ	الْمُؤْمِنِيْنَ (۱۹)
کتنی ہی بڑی ہو	اور بیشک	اللہ	ساتھ	ایمان والوں کے

اور اللہ تعالیٰ مؤمنوں کے ساتھ ہے۔

اَلْکَلِمَاتُ وَالتَّرَاکِیْبُ

(۱) یُغْشِیْ: وہ ڈھانپ دیتا ہے / طاری کردیتا ہے۔

تشریح: جب جنگ بدر کے آثار رونما ہونے لگے۔ تو ابتداء میں مسلمانوں میں مایوسی کی لہر موجود تھی۔ کیونکہ اس کی تعداد مشرکین مکہ سے بہت کم تھی۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بشارت دی کہ فکر نہ کریں فرشتے تمہارے مدد کیلئے لگاتار آئیں گے۔ فتح اور کامیابی تمہاری ہوگی اس سے مسلمانوں کے حوصلے بلند ہوگئے۔ اور انکو پُر سکون نیند نصیب ہوئی۔ وہ پورے عزم واستقلال کیساتھ دشمن کیخلاف کمربستہ ہوگئے۔ اور دشمن کے راستے میں آہنی چٹان بن کر انہیں عبرتناک شکست دی۔

(۲) اَلنُّعَاسُ: نیند، اونگھ

تشریح: اس لفظ کا تعلق بھی جنگ بدر سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو چین عطا کیا۔ اور وہ پورے سکون کے ساتھ گہرے نیند سوگئے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ذہنی سکون عطا فرمائی۔ اور وہ جنگ کیلئے پورے آب وتاب کے ساتھ تیاری کرنے لگے۔

(۳) رِجْزَ الشَّیْطَانِ: شیطان کی نجاست

تشریح: یہاں پر شیطان کی نجاست سے مراد وہ شیطانی کواب اور وسوسے ہیں۔ جس سے مسلمان جنگ بدر میں دوچار ہوئے تھے۔

شیطان مسلمانوں کے دلوں میں وسوسے ڈال رہے تھے۔ کہ تم دشمن کے اس عظیم لشکر کا کیسے مقابلہ کرینگے۔ لشکر مکہ تو مسلمانوں کی لشکر سے کئی گنا زیادہ ہے۔ دوسری طرف خشکی اور گردوغبار بھی ہے۔ پانی کا بھی مسئلہ ہے۔ ان وسوسوں سے مسلمانوں میں مایوسی کی لہر دوڑ چکی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی دلجوئی کیلئے فرشتوں کی غیبی امداد کی بشارت دی۔ اور پانی کا مسئلہ ختم کرنے کیلئے بارش برسائی۔ جس سے گردوغبار بھی ختم ہوئی اور مسلمانوں کو پینے اور نہانے کی پانی وافر مقدار میں میسر آئی۔

(۴) اَلْاَعْنَاقِ: گردنیں

تشریح: اعناق، عنق کی جمع ہے۔ جسکے معنی ہے گردن۔ یہ لفظ بھی جنگ بدر کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو خوشخبری سنائی۔ کہ فکر نہ کریں کافروں پر تمہارا رعب اور دبدبہ ہوگا۔ انکو شکست ہوگا۔ اور آپ ان کے گردنوں پر خوب وار کرینگے۔

(۵) بَنَانِ: بدن کے جوڑ

تشریح: جنگ بدر میں مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے فتح کی نوید سنائی۔ اور اسکو حکم دیا کہ ثابت قدم رہو۔ فتح تمہاری ہوگی۔ اور دشمن کے جسم پر خوب ضرب لگاؤ۔ تاکہ دشمن میدان جنگ چھوڑ کر بھاگ جائیں۔ اور کفر کا زور ٹوٹ جائیں۔

(۶) زَحْفًا: لشکرکشی کی صورت میں الڑائی کے دوران

تشریح: یہاں پر زحف سے مراد مسلمانوں کی لشکر کی پیش قدمی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم فرمایا تھا۔ کہ میدان جنگ میں دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کرو اور روگردانی نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ حق کی راہ میں لڑنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

(۷) مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ: جنگی چال کے طور پر

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ میدان جنگ میں دشمن کا خوب مقابلہ کرو اور روگرداجی نہ کرو البتہ اگر جنگی حکمت عملی کے غرض سے کوئی پلٹ کر جائے اور دوبارہ منظم انداز میں حملہ آور ہو جائے تو یہ جائز ہے۔

(۸) مُتَحَيِّزًا اِلٰی فِئَةٍ: اسکی فوج سے جاملنے کیلئے

تشریح: مسلمانوں کو یہ اجازت ہرگز نہیں ہے کہ وہ میدان جنگ چھوڑ کر بھاگ جائے۔ البتہ اگر جنگی چال کے غرض سے وقت طور پر پلٹ جائے۔ اور اپنے گروہ کو منظم کر کے پورے قوت کیساتھ دوبارہ حملہ آور ہو جائے تو اسلام میں اسکی اجازت ہے۔

(۹) رَمَیْتَ: تونے پھینکا

تشریح: جنگ بدر کے موقع پر اللہ تعالیٰ کے حکم پر حضورؐ نے کنکریوں کی ایک مٹھی لشکر کفار کی طرف پھینکی۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے ایسا اثر ڈال دیا تھا کہ دشمن کے حوصلے پست ہونے لگے۔ اور وہ جنگ کے دوران حواس باختہ ہو کر فرار ہو گئے۔

(۱۰) لِيُبْلِيَ: تاکہ وہ آزمائے، احسان فرمائے

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کنکریوں کی مٹھی نبیؐ نے اللہ کے حکم پر پھینکی تھی۔ تاکہ دشمن کے حصلہ پست ہوجائیں اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوجائے۔ جنگ بدر میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر گراں قدر احسان فرمایا۔ اور انکو وہ عظیم فتح عنایت فرمائی جسکے بدولت اسلام دن دگنی اور رات چگنی ترقی کرنے لگا۔

(۱۱) مُوْهِنُ: کمزور کرنے والا۔ بے اثر کرنے والا

تشریح: جنگ بدر میں لشکر کفار بڑے غرور و تکبر کیساتھ میدا جنگ میں اُترا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسکے غرور و تکبر کو خاک میں ملادیا۔ اور مسلمانوں نے اسکے قوت کو کمزور اور بے اثر کردیا۔ اسطرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر احسان کیا۔ اور دشمنان حق کو عبرتناک شکست ہوئی۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

اَلتَّمَارِيْنُ (مشق)

السوال الاول (پہلا سوال): اس سبق میں غزوہ بدر کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے کن انعامات کا ذکر ہے؟

الجواب: اس سبق میں غزوۂ بدر کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے جن انعامات کا ذکر ہے۔ وہ درج ذیل ہیں۔

(1) جنگ بدر کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے ایک دن پہلے خوب بارش برسائی۔ جس سے مسلمانوں کو ایک فائدہ یہ ہوا۔ کہ اسکے لئے پانی کی قلت دور ہوگئی۔ اور اسکے ضروریات پوری ہوئیں۔

دوسرا فائدہ یہ ہوا کہ مسلمان چونکہ وادی کے ریتی حصہ میں موجود تھے۔ اس سے ریتی زمین جم گئی۔ اور نقل و حرکت میں آسانی پیدا ہوئی۔

تیسرا فائدہ یہ ہوا کہ کفار چونکہ وادی کی زیریں حصہ میں موجود تھے۔ لہٰذا بارش کیوجہ سے زیریں حصہ میں کیچڑ ہوگئی۔ اور اس کے نتیجے میں لشکر کفار کو نقل و حرکت میں مشکلات پیش آنے لگیں۔

(2) جس صبح کو جنگ ہونے والی تھی۔ اُس رات کو اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر نیند طاری کردی۔ گہرے نیند سونے کیوجہ سے مسلمان جب صبح بیدار ہوئے۔ تو وہ تازہ اور چاق و چوبند تھے۔ اور لڑائی کے لئے

بالکل تیار تھے۔ جبکہ دوسری کفار گہری نیند نہ سوسکیں۔ اور بے چینی کی رات گذاری۔ جس کی وجہ سے پورے لشکر بے چینی اور تھکن کا شکار تھی۔

(3) اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کیلئے فرشتے نازل فرمائے۔ جس کے وجہ سے لشکر کفار کا زور ٹوٹ گیا۔ اور وہ میدان جنگ چھوڑ کر بھاگ گئے۔

(4) جنگ بدر کی فتح مسلمانوں کے لئے بہت بڑا انعام تھا۔ اس سے کفار کے حوصلے پست ہونے لگے۔ اور مسلمانوں کے حوصلے بلند سے بلند تر ہونے لگے۔ اور اسلام ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہونے لگا۔

السوال الثانی (دوسرا سوال): کفار کیساتھ مقابلے کی صورت میں سورۂ انفال کی ان ایات میں کیا ہدایات دی گئی ہیں؟

الجواب: کفار کیساتھ مقابلے کی صورت میں سورہ انفال کی ان آیات میں جو ہدایات مسلمانوں کو دی گئی ہیں۔ وہ درج ذیل ہیں۔

(1) اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت فرماتا ہے۔ کہ میدان جنگ میں دشمن کا خوب مقابلہ کرو اور پسپائی کا راستہ اختیار نہ کرو۔

(2) اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو یہ بھی ہدایت فرماتا ہے۔ کہ جنگی چال کی غرض سے اور دشمن پر بھرپور وار کرنے کی غرض سے عارضی طور پر پلٹنا جائز ہے۔

بحیثیت مجموعی مجاہدین کو یا جام شہادت نوش کرنا ہے۔ یا دشمنان حق کو زیر کر کے غازی بننا ہے۔

(3) اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو یہ بھی ہدایت فرماتا ہے۔ کہ جب اس پر جنگ مسلط ہو جائے۔ تو پھر مجاہدین کو پلٹ کر نہیں بھاگنا چاہیے۔ اور دشمن کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ جہاد سے بھاگنے والا مسلمان گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو جاتا ہے۔

(4) اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت فرماتا ہے۔ کہ وہ جنگ کے لئے بھرپور تیاری کرے۔ آپس میں مشاورت کریں باہمی تعاون کو فروغ دیں۔ تفرقہ پیدا نہ کریں۔ اور رسول کی حکم کی تعمیل کریں۔

السوال الثالث (تیسرا سوال): کفار کو خطاب کرتے ہوئے ان ایات میں کیا تنبیہ کی گئی ہے؟

الجواب: کفار کو خطاب کرتے ہوئے ان آیات میں جو تنبیہ کی گئی ہے۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) اللہ تعالیٰ انسانوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ مکروفریب اور حیلے بہانوں سے اجتناب کریں۔ اللہ تعالیٰ کے اس تنبیہ کے باوجود مشرکین مکہ باز نہ آئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس پر جنگ بدر مسلط کر کے انہیں شرمناک شکست سے دوچار کیا۔

(2) مشرکین مکہ نے دعا مانگی تھی۔ کہ اے پروردگار جو گروہ اور جو دین سچا ہے اسکو کامیابی عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی۔ اور سچے گروہ اور سچے دین یعنی مسلمانوں اور دین اسلام کو فتح نصیب فرمائی۔

اس کے بعد اللہ ان مشرکین مکہ سے فرماتا ہے۔ کہ سچا دین اور سچا گروہ اب آپکے سامنے ہے۔ لہٰذا دین اسلام قبول کرو۔ اور سرکشی چھوڑ دو۔ اسکے باوجود اگر تم لوگ باز نہیں آئے۔ تو دنیا اور آخرت دونوں میں ذلیل وخوار ہو جاؤ گے۔

(3) اللہ تعالیٰ مشرکین مکہ کو یہ بھی تنبیہ دے دیتا ہے۔ کہ وہ اپنے کثرت اور وسائل پر غرور و تکبر نہ کریں۔ غرور و تکبر والا ذات صرف ایک اللہ ہے۔ اللہ کی مدد صرف مجاہدین اسلام کے ساتھ ہوگی۔ اور دشمنان دین کثرت تعداد اور وسائل کے باوجود عبرتناک شکست کھائیں گے۔

السوال الرابع (چوتھا سوال): مندرجہ ذیل عبارت کا مفہوم بیان کریں؟

الجواب: (الف): يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ

(ب): وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى

(ج): وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَّلَوْ كَثُرَتْ

الجواب: (الف): يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ

ترجمہ: "اے ایمان والو! جب تم مقابلہ کرو کافروں کے لشکر جرار سے تو مت پھیرنا ان کی طرف اپنی پیٹھیں"۔

تشریح: اس آیت میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو حکم دے رہا ہے۔ کہ جب تم میدان جنگ میں ہو۔ تو پورے عزم واستقلال اور ہمت کیساتھ مقابلہ کرو حوصلہ نہ ہارو۔ صدق دل سے لڑو۔ اللہ تعالیٰ تمہارا حامی وناصر ہوگا۔ اور یاد رکھو! کہ جنگی چال کے علاوہ کبھی بھی پسپائی اختیار مت کرنا۔ ورنہ تم پر اللہ کا قہر نازل ہوگا۔

کیونکہ پسپائی اختیار کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

حالت جنگ میں مجاہدین اسلام کو دو باتوں کا خیال رکھنا ہے۔ یا تو جنگ جیت کر غازی بنا ہے۔ یا پھر مقابلہ کرتے کرتے جام شہادت نوش کرنا ہوتا ہے۔

(ب): وَمَا رَمَيْتَ اِذْرَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى

ترجمہ: اور جب تم نے (آپؐ) پھینکی تو (یہ) تم نے ہیں۔ پھینکی بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکی'

تشریح: جنگ بدر کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو حکم دیا کہ کنکریوں کی مٹی لشکر کفار کی طرف پھینک دو۔ ایسا کرنے پر کفار کے آنکھوں کی نظر کمزور ہونے لگا۔ اور وہ بدحواس ہوگئے۔ اور اس بدحواسی اور بے چینی کے سبب کفار میدان جنگ میں زیادہ دیر نہ ٹھہر سکے۔ اور بھاگ گئے۔

اللہ تعالیٰ نبیؐ سے فرماتا ہے کہ اس میں اپکا کوئی کمال نہیں تھا۔ یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک معجزہ تھا۔ جسکی بدولت اللہ تعالیٰ کفر کی زور کو جڑ سے کاٹنا چاہتا تھا۔ اور مسلمانوں کو جنگ میں سرخرو کرنا چاہتا تھا۔ کہ پیغمبرؑ اللہ کا برگزیدہ بندہ ہوتا ہے اور اللہ اپنے پیغمبر کو مختلف معجزے عنایت فرماتا ہے۔ اس سے پیغمبر کی اہمیت بھی اُجاگر ہوتی ہے۔

(ج): وَلَنْ تُغْنِىَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَّلَوْ كَثُرَتْ

ترجمہ: "اور نہ فائدہ پہنچائے گی۔ تمہیں تمہاری جماعت کچھ بھی چاہے انکی تعداد بہت زیادہ ہو"

تشریح: جنگ بدر کے موقع پر لشکر کفار کو اپنی تعداد اور وسائل پر بڑا غرور تھا۔ وہ سمجھ رہے تھے کہ 313 کی تعداد میں موجود مسلمانوں کی لشکر اس کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتی کیونکہ اس کی تعداد مسلمانوں سے کئی گنا زیادہ ہے۔ اور جنگی وسائل بھی بہت زیادہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے کافرو! اپنے وسائل اور تعداد پر غرور نہ کرو۔ اصل طاقت تو میری مرضی ہے۔ میں جیسے چاہوں طاقت دونگا۔ اور فتح سے ہمکنار کرونگا۔ میرے سامنے تعداد اور وسائل کوئی معنی نہیں رکھتے۔ میری مدد تقوٰی دار طبقے کے ساتھ ہوگی۔ اور مخالفین اسکے سامنے ریت کی دیوار ثابت ہوگی۔

السوال الخامس: مندرجہ ذیل میں ہر لفظ کے سامنے چار معنی دئیے گئے ہیں۔ جو زیادہ صحیح ہوں اس پر نشان لگائیں۔

(۱) یغشی کے معنی ہے۔

(الف) طاری کردیتا ہے (ب) چھاجاتا ہے (ج) کہاجاتا ہے

(۲) النعاس کے معنی ہے۔

(الف) غنودگی (ب) خواب (ج) سونا (د) غنودہ ہونا

(۳) رجز الشیطٰن کے معنی ہے۔

(الف) شیطان سے نجات (ب) شیطان کی دوستی (ج) شیطان کی نجاست (د) شیطان

(۴) الاعناق کے معنی ہے۔

(الف) کمر (ب) ٹانگیں (ج) گردنیں (د) گلے

(۵) بنان کے معنی ہے۔

(الف) جوڑ جوڑ (ب) کلائی (ج) دماغ (د) بنیان

(۶) زحفا کے معنی ہے۔

(الف) لشکر کشی کی صورت میں (ب) لڑائی کی صورت میں

(ج) جھگڑے کی صورت میں (د) امن کی صورت میں

(۷) رمیت کے معنی ہے۔

(الف) تیر (ب) نشانہ (ج) تونے پھینکا (د) تلوار سے مارا

(۸) موھن کے معنی ہے۔

(الف) طاقتور کرنے والا (ب) شکست دینے والا

(ج) کمزور کرنے والا (د) جادوگر

(۹) اے محمد ﷺ جس وقت تم نے ---------- پھینکی تھیں۔

(الف) پتھر (ب) کنکریاں (ج) ریت (د) مٹی

(۱۰) خداتو ---------- کے ساتھ ہے۔

(الف) کفار (ب) بندوں (ج) مومنوں (د) انسانوں

جوابات:

۱۔ (الف)، ۲۔(الف)، ۳۔ (ج)، ٤۔ (ج) ، ٥۔ (الف)

٦۔ (الف)، ۷۔ (ج)، ۸۔ (ج)، ۹۔ (د)، ۱۰۔ (ج)

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

اَلدَّرْسُ الْاَوَّلُ (ج)

سُوْرَةُ الْاَنْفَالُ (آیات ۲۰ تا ۲۸)

يٰۤاَيُّهَا
اے

اے ایمان

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا	اَطِيْعُوا	اللّٰهَ	وَ	رَسُوْلَهٗ
جو	ایمان لائے	اطاعت کرو	اللہ	اور	رسول اس کا

والو! خدا اور اس کے رسولؐ کے حکم پر چلو اور اس سے

وَ لَا تَوَلَّوْا	عَنْهُ	وَ اَنْتُمْ	تَسْمَعُوْنَ ﴿۲۰﴾ ۖ	وَ لَا
اور تم منہ نہ پھیرو	سے اس	اور تم	تم سنتے ہو	اور نہ

روگردانی نہ کرو اور تم سنتے ہو اور ان لوگوں

تَكُوْنُوْا	كَالَّذِيْنَ	قَالُوْا	سَمِعْنَا	وَ هُمْ	لَا
تم ہو جاؤ	طرح جن	اُنہوں نے کہا	ہم نے سنا	اور وہ	نہیں

جیسے نہ ہونا جو کہتے ہیں کہ ہم نے (حکم خدا) سن لیا مگر (حقیقت میں)

يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۱﴾	اِنَّ	شَرَّ	الدَّوَآبِّ	عِنْدَ	اللّٰهِ
وہ سنتے	بیشک	بدترین	جانور	نزدیک	اللہ

نہیں سنتے۔ کچھ شک نہیں کہ خدا کے نزدیک تمام جانداروں سے

الصُّمُّ	الْبُكْمُ	الَّذِيْنَ	لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۲۲﴾	وَ لَوْ
بہرے	گونگے	جو	عقل سے کام نہیں لیتے	اگر

بدتر بہرے گونگے ہیں جو کچھ نہیں سمجھتے۔ اور اگر

عَلِمَ	اللّٰهُ	فِيۡهِمۡ	خَيۡرًا	لَّاَسۡمَعَهُمۡ ط
معلوم ہوتا	اللہ	میں ان	بھلائی	ضرور سناتا ان کو

خدا ان میں نیکی (کا مادہ) دیکھتا تو ان کو سننے کی توفیق بخشتا۔

وَ لَوۡ	اَسۡمَعَهُمۡ	لَتَوَلَّوۡا	وَّ هُمۡ	مُّعۡرِضُوۡنَ ﴿۲۳﴾
اور اگر	سناتا ان کو	ضرور وہ منہ پھیر جاتے	اور وہ	اعراض کرنے والے

اور اگر (بغیر صلاحیت ہدایت کے) سماعت دیتا تو وہ منہ پھیر کر بھاگ جاتے۔

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيۡنَ	اٰمَنُوا	اسۡتَجِيۡبُوۡا	لِلّٰهِ
اے	جو	ایمان لائے	پکار پر لبیک کہو	لیے اللہ

مومنو خدا اور اس کے رسول کا حکم قبول کرو۔ جب کہ رسول خدا تمہیں

وَ لِلرَّسُوۡلِ	اِذَا	دَعَا	كُمۡ	لِمَا	يُحۡيِيۡكُمۡ ج
اور لئے رسول	جب	بلائے	تم کو	لیے جو	زندگی بخشتی ہے تم کو

ایسے کام کے لیے بلاتے ہیں جو تم کو زندگی (جاوداں) بخشتا ہے۔

وَاعۡلَمُوۡۤا	اَنَّ	اللّٰهَ	يَحُوۡلُ	بَيۡنَ	الۡمَرۡءِ	وَ قَلۡبِهٖ
اور جان رکھو	کہ	اللہ	حائل ہے	درمیان	آدمی	اور اس کا دل

اور جان رکھو کہ خدا آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے

وَ اَنَّهٗۤ	اِلَيۡهِ	تُحۡشَرُوۡنَ ﴿۲۴﴾	وَاتَّقُوۡا	فِتۡنَةً
اور کہ وہ	طرف اس	تم کو جمع کیا جائے گا	بچو	فتنہ

اور یہ بھی کہ تم سب اس کے روبرو جمع کیے جاؤ گے۔ اور اس فتنے سے ڈرو

لَّا تُصِيۡبَنَّ	الَّذِيۡنَ	ظَلَمُوۡا	مِنۡكُمۡ	خَآصَّةً ج
نہیں آئے گا	جن	ظلم کیا	سے تم	محض / خاص

جو خصوصیت کے ساتھ اُنہیں لوگوں پر واقع نہ ہوگا جو تم میں گنہگار ہیں۔

وَاعْلَمُوْٓا	اَنَّ	اللّٰہَ	شَدِیْدُ	الْعِقَابِ ﴿۲۵﴾
اور جان رکھو	کہ	اللہ	سخت	سزا

اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔

وَاذْکُرُوْٓا	اِذْ	اَنْتُمْ	قَلِیْلٌ	مُّسْتَضْعَفُوْنَ
اور یاد کرو	جب	تم	تھوڑے	کمزور

اور (اس وقت کو) یاد کرو جب تم زمین (مکہ) میں قلیل اور ضعیف سمجھے جاتے

فِی	الْاَرْضِ	تَخَافُوْنَ	اَنْ	یَّتَخَطَّفَکُمُ	النَّاسُ
میں	زمین	تم ڈرتے تھے	کہ	اُچک لیں تمہیں	لوگ

تھے اور ڈرتے رہتے تھے کہ لوگ تمہیں اُڑا نہ لے جائیں (یعنی بے جان و مال

فَاٰوٰىکُمْ	وَ اَیَّدَکُمْ	بِنَصْرِہٖ	وَ رَزَقَکُمْ
پھر جائے پناہ دی تم کو	حمایت کی تمہاری	سے مدد اس کی	اور رزق دیا تم کو

نہ کر دیں) تو اس نے تم کو جگہ دی۔ اور اپنی مدد سے تم کو تقویت بخشی اور

مِّنَ	الطَّیِّبٰتِ	لَعَلَّکُمْ	تَشْکُرُوْنَ ﴿۲۶﴾
سے	اچھی چیزیں	تا کہ تم	شکر گزار بنو

پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں تا کہ (اس کا) شکر کرو۔

یٰٓاَیُّھَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَخُوْنُوا	اللّٰہَ	وَ الرَّسُوْلَ
اے	جو	ایمان لائے	تم خیانت نہ کرو	اللہ	اور رسول

اے ایمان والو! نہ تو خدا اور رسول کی امانت میں خیانت کرو اور

وَ تَخُوْنُوْٓا	اَمٰنٰتِکُمْ	وَ اَنْتُمْ	تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾
خیانت نہ کرو	امانتوں تم	اور تم	تم جانتے ہو

نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو اور تم (ان باتوں کو) جانتے ہو۔

وَاعْلَمُوْٓا	اَنَّمَآ	اَمْوَالُكُمْ	وَ اَوْلَادُكُمْ
اور جان رکھو	کہ	مال تمہارا	اولاد تمہاری

اور جان رکھو کہ تمہارا مال اور اولاد بڑی

فِتْنَةٌ ۙ	وَّاَنَّ	اللّٰهَ	عِنْدَ	هٗٓ	اَجْرٌ	عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾
آزمائش	اور یہ کہ	اللہ	پاس	اس	اجر	عظیم

آزمائش ہے۔ اور یہ کہ خدا کے پاس (نیکیوں کا) بڑا ثواب ہے۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيبُ

(۱) شَرَّالدَّوَآبِّ: (بدترین قسم کے جانور)

تشریح: ان الفاظ کے معنی ہے بدترین قسم کے جانور۔ لیکن یہاں اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو سنتے ہیں، دیکھتے ہیں اور بول بھی سکتے ہیں لیکن پھر بھی وہ راہ راست پر نہیں آتے اور احمقوں کی طرح رویہ اپناتا ہے۔ تو اس طرح کے لوگوں کو بدترین قسم کے جانوروں سے تشبیہ دی گئی ہے۔ مراد کفار اور منافقین ہیں۔

(۲) اِسْتَجِيبُوا: (حکم مانو، پکار کا جواب دو)

تشریح: یہ الفاظ اطاعت خدا اور رسول کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ اور اس کی رسول ؐ کی اطاعت کرو اور تفرقہ نہ کرو۔ ورنہ ذلیل و خوار ہو جاؤ گے۔

(۳) يَحُولُ: (حائل ہوتا ہے)

تشریح: اس لفظ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کو اس کے شہ رگ سے بھی قریب ہے اور انسان ہر وقت اللہ تعالیٰ کے گرفت میں ہے۔ وہ انسان کے ساتھ جو کچھ بھی کرنا چاہے اور جس وقت کرنا چاہے کر سکتا ہے۔

(۳) مُسْتَضْعَفُوْنَ: (مغلوب، بے زور، کمزور)

تشریح: یہ لفظ مسلمانوں کی مکی زندگی کی ابتدائی مشکلات، شدائد و خطرات کی عکاسی کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو یاد دلاتا ہے کہ ابتداء میں آپ لوگ کس قدر کمزور تھے اور ہجرت کرنے پر مجبور تھے۔ اب اس وقت اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو کس قدر طاقتور بنا دیا ہے کہ لشکر کفار آپ کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا۔

(۴) يَتَخَطَّفُ: (وہ اُچک لے جائے، اُڑا لے)

تشریح: اس لفظ کا اشارہ بھی مسلمانوں کی مکی زندگی کی ابتدائی دور کی طرف ہے۔ اس دور میں مسلمان اتنے کم تھے کہ انہیں ڈر تھا کہ کہیں کفار اس کو صفحہ ہستی سے مٹا نہ دیں۔

(۵) لَا تَخُوْنُوا: (تم خیانت نہ کرو)

تشریح: اس لفظ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کی رسول کی اطاعت کرو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ فرائض کی بجا آوری میں کمی بیشی نہ کرو۔ اس طرح سنت رسول ؐ کے بجا آوری میں بھی کوتاہی نہ برتو۔ خلوت و جلوت میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔

اَلتَّمَارِیْنُ (مشق)

السوال الاول (پہلا سوال): شَرَّالدَّوَآبِّ سے کیا مراد ہے؟

الجواب: شَرَّ الدَّوَآبِّ کے معنی ہے بدترین قسم کے جانور۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو سننے، بولنے، سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت عطا کی ہے۔ اب اگر انسان اللہ تعالیٰ کی طرف سے عنایت کردہ نعمتوں سے فائدہ نہ اُٹھائے اور اپنی حواس خمسہ کو نیک اور فلاحی کاموں میں استعمال نہ کریں تو یہ بہت بدبخت اور بے کار انسان ہے۔ اس وجہ سے ایسی شخص کو بدترین قسم کی جانور سے تشبیہہ دی گئی ہے۔ ایسے لوگ انسانیت کے اعلیٰ درجے سے گر کر حیوانیت کے پست درجے پر آجاتے ہیں۔ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍO ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَO سے بھی یہی مراد ہے۔

السوال الثانی (دوسرا سوال): ان آیات میں خیانت سے کیا مراد ہے؟

الجواب: ان آیات میں خیانت سے مراد یہ ہے کہ اللہ اور رسول ﷺ کی تعلیمات پر عمل کیا جائے اور اس میں کوتاہی نہ برتی جائے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کا خیال رکھا جائے۔ مالی امانت میں خیانت نہ کی جائے، رازداری میں خیانت نہ کی جائے، ایفائے عہد میں خیانت نہ کی جائے، فرائض کی بجاآوری میں خیانت نہ کی جائے، یہی اطاعت خدا اور اطاعت رسول ﷺ ہے۔

السوال الثالث (تیسرا سوال): مندرجہ ذیل عبارات کا مفہوم بیان کیجئے؟

(الف): وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ هُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۔

(ب): اِنَّ شَرَّالدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ۔

(ج): وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ۔

(د): وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً۔

(ہ): وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ۔

الجواب: (الف) وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ هُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۔

ترجمہ: ''اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جو کہتے ہیں کہ ہم نے (خدا کا حکم) سن لیا مگر (حقیقت میں)

نہیں سنتے ہیں"۔

تشریح : کافر لوگ اسلام کی بات کبھی بھی غور سے نہیں سنتے۔ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال دیتے ہیں۔غور سے اور سنجیدگی کے ساتھ سننے والے ہمیشہ مثبت سوچ رکھتے ہیں۔اللہ تعالیٰ مؤمنوں سے فرماتے ہیں کہ دین کی بات کو سنجیدگی کے ساتھ سن لیا کرو۔اور اس پر عمل کیا کرو۔کافروں کی طرح ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے بات کو نہ نکال دیا کرو۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:"اے مؤمنو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرو۔اس کے پیغام کو ہوش سے سنو اور اس پر عمل کرو اور ان منافقوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو قرآن مجید اور نبی ﷺ کی باتیں سنتے ہیں مگر حقیقت میں نہیں سنتے ہیں"۔یعنی ان پر عمل نہیں کرتے ہیں۔

الجواب:(ب): اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ۔

ترجمہ: "بیشک خدا کے نزدیک تمام جانداروں سے بدتر بہرے گونگے لوگ ہیں جو کچھ نہیں سمجھتے"۔

تشریح :اللہ تعالیٰ نے انسان کو حواس خمسہ عنایت فرمائے ہیں تاکہ انسان دیکھ سکے، سن سکے، چھو سکیں، چل سکیں، چکھ سکیں۔اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہترین دماغ دیئے ہین۔تاکہ انسان ان نعمتوں کی بدولت اچھے اور برے میں تمیز کر سکیں اور کامیاب زندگی کی راز جان سکیں۔اب ایسا انسان جو ان نعمتوں کے باوجود اچھے اور برے میں تمیز کرنا بھی نہیں چاہتا اور لاپرواہی کا مظاہرہ کرتا ہے تو ایسے انسان کی مثال بدترین جانور جیسا ہے جو کبھی بھی کسی کا خیر خواہ نہیں ہوتا۔ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ سخت وعید سناتا ہے۔ایسے شخص کے لئے دونوں جہانوں میں تباہی و بربادی ہے۔

الجواب:(ج): وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ۔

ترجمہ: "اور خوب جان لو کہ اللہ تعالیٰ (کا حکم) حائل ہو جاتا ہے انسان اور اس کے دل کے درمیان"۔

تشریح :اللہ تعالیٰ انسان کے دل کے رازوں سے اتنا واقف ہے کہ آدمی خود تو اپنے دل کے رازوں سے غافل ہو سکتا ہے مگر اللہ تعالیٰ ناواقف نہیں ہو سکتا۔اللہ تعالیٰ دل کے ارادوں کو خوب جانتا ہے۔اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی کامل قدرت اور انسان کے دل پر اللہ تعالیٰ کے پورا پورا قابو ہونے کی تصویر کشی کی گئی ہے۔اللہ تعالیٰ ایسا ذات کامل ہے کہ وہ انسان کے عزت کو شکست دینے اور مقصد کو بدل دینے پر

کامل قدرت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو نیک بنانا چاہتا ہے تو وہ انسان اور گناہ کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔ اس طرح انسان گناہ کرنے سے بچ جاتا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ جس کو گمراہ کرنا چاہتا ہے تو وہ انسان اور ایمان کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔ اس طرح انسان کو ایمان نصیب نہیں ہو جاتا۔ پس ہمیں چاہیے کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کریں اور اپنے مغفرت کی دُعائیں مانگتے رہیں۔

الجواب:(د): وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً۔

ترجمہ: ''اور ڈرو اس فتنہ سے جو اگر برپا ہو گیا تو صرف اُنہیں ہی نہیں پہنچے گا جنہوں نے ظلم کیا بلکہ غیر ظالم بھی اس کی زد میں آجائیں گے''۔

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بعض عذاب ایسے دردناک ہوتے ہیں کہ جب میں اِسے کسی قوم پر نازل کرتا ہوں تو بُرے اور اچھے سب اس کے زد میں آجاتے ہین۔ مثلاً جس قوم میں بے حیائی اور فسق کا بازار گرم ہو اور سرعام اسلامی احکامات کی دھجیاں اُڑائی جاتی ہوں اور بااثر لوگ ان گنہگاروں کو بدی سے نہ روکیں تو یہ ایک فتنہ ہے جس کا وبال پوری قوم کو اُٹھانا پڑتا ہے یعنی نیک اور بُرے سب عذاب کی زد میں آجاتے ہیں۔ اس طرح جب کوئی قوم میدان جہاد سے فرار اختیار کرتے ہیں اور ترک جہاد شروع کرتے ہیں اور دنیاوی زندگی کو سب کچھ پر فوقیت دینا شروع کرتے ہیں تو ایسی قوم پر اللہ تعالیٰ کی عذاب نازل ہو جاتی ہے۔ اور پوری قوم غلامی کی زنجیروں میں جکڑ جاتی ہے۔ اور غلامی اور رسوائی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

الجواب: (ہ): وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَّ اَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ اَجْرٌ عَظِيْمٌ۔

ترجمہ: ''اور خوب جان لو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد (سب) آزمائش ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ کے پاس اجر عظیم ہے''۔

تشریح: انسانی فطرت میں یہ بات شامل ہے کہ وہ مال و دولت اور اولاد سے محبت رکھتے ہیں۔ اب ہر انسان کے لئے اس کا مال اور اولاد آزمائش ہیں۔ اگر انسان مال و دولت کو صحیح اور حلال طریقے سے کمائیں تو اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہو جاتا ہے اور اس کے مال میں برکت ڈالتا ہے۔ اگر یہ انسان حرام کی مال کمائے یا زکوٰۃ دینے سے انکار کرے تو اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے اور اس انسان کے مال و دولت

میں برکت نہیں رہتی اور آخرت میں یہ حرام مال مالک کے لئے وبال بن جاتی ہے۔اس طرح اولاد بھی والدین کے لئے آزمائش ہے۔اگر والدین اپنے اولاد کی صحیح پرورش کریں اور صحیح تعلیم سے آراستہ کریں اور اولاد اچھے اور بُرے میں تمیز کرنے کے قابل بن سکے تو اللہ تعالیٰ خوش ہو جاتا ہے اور اگر اولاد کی صحیح پرورش نہ ہو جائے اور اولاد بے راہ روی اختیار کرے اور حرام کے پیچھے لگ جائے تو اس کا خمیازہ والدین کو بھگتنا پڑے گا۔پس انسان کو چاہئے کہ حرام کی کمائی سے اجتناب کریں اور اولاد کی صحیح پرورش کرے۔

السوال الرابع: مندرجہ ذیل میں ہر لفظ کے سامنے چار معنی دئیے گئے ہیں۔ جو زیادہ صحیح ہوں اس پر نشان لگائیں۔

(۱) شَرَّ الدَّوَآبِّ کے معنی:

(الف) اچھی قسم کے جانور (ب) بدترین قسم کے جانور

(ج) شر پسند جانور (د) دجال

(۲) اِسْتَجِیْبُوْا کے معنی:

(الف) حکم مانو (ب) تسلیم کرو (ج) قبول کرو (د) مانو

(۳) یحول کے معنی:

(الف) رکاوٹ (ب) حائل ہوتا ہے (ج) مانتا ہے (د) کاٹتا ہے

(۴) مستضعفون کے معنی:

(الف) مغلوب (ب) غالب (ج) متوسط (د) ضعیف

(۵) یتحطف کے معنی:

(الف) دبوچ لیں (ب) وہ اچک لیں (ج) چھین لیں (د) ختم کریں

(۶) لا تخونوا کے معنی:

(الف) بددیانتی نہ کرو (ب) تم خیانت نہ کرو (ج) قیادت نہ کرو (د) غصہ نہ کرو

(۷) اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔

(الف) غائب (ب) حائل (ج) حاضر (د) داخل

(۸) تمہارا مال اور اولاد بڑی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہے۔

(الف) آزمائش (ب) ستائش (ج) عنایت (د) رحمت

(۹) مسجد حرام کے متولی تو صرف۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہے۔

(الف) قریش (ب) مکہ والے (ج) پرہیزگار (د) مسلمان

(۱۰) عقاب کے معنی ہے۔

(الف) باز (ب) شاہین (ج) عذاب (د) دردناک

جوابات:

۱۔ (ب)، ۲۔(الف)، ۳۔ (ب)، ٤۔ (الف)، ٥۔ (ب)

٦۔ (ب)، ۷۔ (ب)، ۸۔ (الف)، ۹۔ (ج)، ۱۰۔ (ج)

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

اَلدَّرْسُ الثَّانِیْ (الف)

سُوْرَۃُ الْاَنْفَالُ (آیات ۲۹ تا ۳۷)

یٰاَیُّھَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْآ	اِنْ	تَتَّقُوا	اللّٰہَ
اے	جو	ایمان لائے	اگر	تم ڈرتے رہو	اللہ

مومنو! اگر تم خدا سے ڈرو گے تو وہ تمہارے لئے امر فارق

یَجْعَلْ	لَّکُمْ	فُرْقَانًا	وَّیُکَفِّرْ	عَنْکُمْ
بنادے گا	لئے تم	کسوٹی	اور وہ دور کر دے گا	سے تم

پیدا کر دے گا۔ (یعنی تم کو ممتاز کر دے گا) اور تمہارے

سَیِّاٰتِکُمْ	وَیَغْفِرْ	لَکُمْ ط	وَ اللّٰہُ	ذُوالْفَضْلِ
برائیاں تمہارے	اور وہ معاف کرے گا	لئے تم	بیشک اللہ	والا فضل

گناہ مٹا دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور خدا بڑے فضل والا ہے

الْعَظِیْمِ	وَ اِذْ یَمْکُرُ	بِکَ	الَّذِیْنَ	کَفَرُوْا
بڑے	اور یاد کرو جب تدبیر کر رہے تھے	آپ کے خلاف	وہ لوگ	کفار

اور اس واقعہ کا بھی ذکر کیجئے جب کافر لوگ آپ کے

لِیُثْبِتُوْکَ	اَوْ	یَقْتُلُوْکَ	اَوْ	یُخْرِجُوْکَ ط
تاکہ قید کر دیں تم کو	یا	قتل کر دیں تم کو	یا	نکال دیں تم کو

بارے میں چال چلا رہے تھے کہ تم کو قید کریں یا جان سے مار ڈالیں یا (وطن سے) نکال دیں

وَ یَمْکُرُوْنَ	وَیَمْکُرُ	اللّٰہُ ط	وَ اللّٰہُ	خَیْرُ	الْمٰکِرِیْنَ ﴿۳۰﴾
اور وہ چالیں چل رہے تھے	اور چال چلاتا ہے	اللہ	اور بیشک اللہ	بہتر	چال چلنے والے

تو (ادھر تو) وہ چال چل رہے تھے اور (ادھر) خدا چال چلا رہا تھا اور خدا سب سے بہتر چال چلانے والا ہے۔

وَاِذَا	تُتْلٰی	عَلَيْهِمْ	اٰيٰتُنَا	قَالُوْا	قَدْ	سَمِعْنَا
اور جب	پڑھی جاتی ہیں	پر ان	آیات ہماری	وہ کہتے ہیں	تحقیق	ہم نے سنا

اور جب ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں (یہ کلام) ہم نے سن لیا ہے

لَوْ	نَشَآءُ	لَقُلْنَا	مِثْلَ	هٰذَا	اِنْ	هٰذَآ	اِلَّآ
اگر	ہم چاہتے	ضرور ہم کہتے	طرح	یہ	اگر	یہ	مگر

اگر ہم چاہیں تو اسی طرح کا (کلام) بھی کہہ دیں اور یہ ہے ہی

اَسَاطِيْرُ	الْاَوَّلِيْنَ ۝٣١	وَاِذْقَالُوا	اللّٰهُمَّ	اِنْ	كَانَ
کہانیاں	پہلے لوگ	اور جب اُنہوں نے کہا	اے اللہ	اگر	ہے

کیا صرف اگلے لوگوں کی حکایتیں ہیں اور جب اُنہوں نے کہا کہ اے خدا اگر یہ قرآن

هٰذَا	هُوَا	الْحَقَّ	مِنْ	عِنْدِكَ	فَاَمْطِرْ	دعَلَيْنَا
یہ	وہ	حق	سے	پاس اطرف تیری	پس برسا	پر ہم

تیری طرف سے برحق ہے۔ تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا دے

حِجَارَةً	مِّنَ	السَّمَآءِ	اَوِ	ائْتِنَا	بِعَذَابٍ
پتھر	سے	آسمان	یا	لاؤ ہم	ساتھ عذاب

ان کے لیے کونسی وجہ ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے

اَلِيْمٍ ۝٣٢	وَمَا	كَانَ	اللّٰهُ	لِيُعَذِّبَهُمْ
دردناک	اور نہ	تھا	اللہ	تاکہ عذاب دے ان کو

کہ جب تک تم ان میں تھے اُنہیں عذاب دیتا اور نہ ایسا تھا

وَاَنْتَ	فِيْهِمْ ط	وَمَا	كَانَ	اللّٰهُ	مُعَذِّبَهُمْ	وَهُمْ
اور تو	میں ان	اور نہ	ہے	اللہ	عذاب دینے والا ان کو	اور وہ

کہ وہ بخشش مانگیں اور انہیں عذاب دے اور (اب)

يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿٣٣﴾	وَ مَا	لَهُمْ	اَلَّا	يُعَذِّبَهُمُ
استغفار کر رہے ہیں	اور کیوں / کیا	لئے ان	کہ نہ	عذاب دیتا ان کو

یا کوئی اور تکلیف دینے والا عذاب بھیج اور خدا ایسا نہ تھا

اللّٰهُ	وَ هُمْ	يَصُدُّوْنَ	عَنِ	الْمَسْجِدِ	الْحَرَامِ
اللہ	اور وہ	روکتے ہیں	سے	مسجد	حرام

جبکہ وہ مسجد حرم (میں نماز پڑھنے) سے روکتے ہیں اور وہ اس مسجد کے متولی بھی نہیں

وَ مَا	كَانُوْٓا	اَوْلِيَآءَهٗ ؕ	اِنْ	اَوْلِيَآؤُهٗٓ
اور نہیں	وہ ہیں	والی اس کے	نہیں	والی اس کے

اس کے متولی تو صرف پرہیزگار ہیں

اِلَّا	الْمُتَّقُوْنَ	وَ لٰكِنَّ	اَكْثَرَ	هُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٤﴾
مگر	اہل تقوی	اور لیکن	اکثر	ان	وہ جانتے نہیں

لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے

وَ مَا	كَانَ	صَلَاتُهُمْ	عِنْدَ	الْبَيْتِ
اور نہیں	ہے	صلوٰۃ ان کی	پاس	(گھر) خانہ کعبہ

اور ان لوگوں کی نماز کعبہ اللہ کے پاس سیٹیاں

اِلَّا	مُكَآءً	وَّ تَصْدِيَةً ؕ	فَذُوْقُوا	الْعَذَابَ
سوا	سیٹیاں بجانا	تالیاں پیٹنا	پس چکھو	عذاب

اور تالیاں بجانے کے سوا کچھ نہ تھی تو تم جو کفر کرتے تھے اب اس کے بدلے عذاب (کا مزہ) چکھو۔

بِمَا	كُنْتُمْ	تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٥﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا

اس لئے کہ	تم تھے	کفر کرتے	بیشک	وہ جو	اُنہوں نے کفر کیا

اسلئے کہ تم کفر کرتے تھے، بے شک جولوگ منکر ہیں

يُنْفِقُوْنَ	اَمْوَالَهُمْ	لِيَصُدُّوْا	عَنْ	سَبِيْلِ	اللّٰهِ
وہ خرچ کرتے ہیں	اموال ان کے	تا کہ روکیں	سے	راہ	اللہ

وہ اپنا مال اس لئے خرچ کرتے ہیں کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکیں

فَسَيُنْفِقُوْنَهَا	ثُمَّ	تَكُوْنُ	عَلَيْهِمْ	حَسْرَةً	ثُمَّ
پس ضرور وہ خرچ کرتے رہیں گے ان کو	پھر	ہوں گی	پر ان	پچھتاوہ	پھر

اب تو وہ خرچ کریں گے پھر ان کے لئے (موجب) افسوس ہوگا

يُغْلَبُوْنَ	وَالَّذِيْنَ	كَفَرُوْٓا	اِلٰى	جَهَنَّمَ
مغلوب ہوں گے	اور وہ جو	اُنہوں نے کفر کیا	طرف	جہنم

اور ہو مغلوب ہو جائیں گے۔ اور کافر لوگ دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے

يُحْشَرُوْنَ ﴿٣٦﴾	لِيَمِيْزَ	اللّٰهُ	الْخَبِيْثَ	مِنَ	الطَّيِّبِ
وہ جمع کئے جائیں گے	تا کہ الگ کردے	اللہ	گندگی	سے	(پاکیزگی)

تا کہ خدا ناپاک کو پاک سے الگ کردے، اور ناپاک کو

وَيَجْعَلَ	الْخَبِيْثَ	بَعْضَهٗ	عَلٰى	بَعْضٍ	فَيَرْكُمَهٗ
اور رکھے	گندگی	بعض اس	پر	بعض	پس جمع کرے اس کو

ایک دوسرے پر رکھ کر ایک ڈھیر بنا دے، پھر اس کو

جَمِيْعًا	فَيَجْعَلَهٗ	فِيْ	جَهَنَّمَ ط	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ ﴿٣٧﴾
سب	پس ڈال دے اس کو	میں	جہنم	یہ (لوگ)	وہ	خسارہ پانے والے

دوزخ میں ڈال دے۔ یہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ

(۱) يُثْبِتُوْا : (وہ قید کردیں)

تشریح: جب مشرکین مکہ کو پتہ چلا کہ نبیؐ مدینہ تشریف لے جانے والے ہیں تو وہ بہت فکر مند ہوئے کہ نبیؐ وہاں جا کر منظم گروہ تشکیل دیں گے۔ جو مستقبل میں ہمارے لئے خطرہ بنے گا۔ لہٰذا ایک فریق نے یہ رائے دی کہ نبیؐ کو قید کر دیا جائے تا کہ وہ کہیں بھی نہ جاسکے۔

(۲) اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ (پہلوں کی کہانیاں):

تشریح: جب مشرکین مکہ کو آیاتِ الٰہی سنائی جاتی تھیں تو وہ کہتے تھے کہ اس میں کوئی نئی بات تو نہیں یہ تو وہ پرانی کہانیاں ہیں جو پہلے لوگ کہتے چلے آرہے ہیں۔

(۳) مُكَآءً (سیٹیاں):

تشریح: قریش مکہ خانہ کعبہ میں جب طواف کرتے تھے تو وہ حضورؐ کا مذاق اُڑاتے تھے۔ اور مسخرے کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قریش مکہ کی عبادت اور ذکر اذکار محض سیٹی کے مانند ہے۔ ان کی عبادت قابل قبول نہیں۔ اور یہ عذاب الیم میں مبتلا ہوں گے۔

(۴) تَصْدِيَةً (تالیاں):

تشریح: قریش مکہ جب خانہ کعبہ میں طواف کرتے تھے تو وہ مسلمانوں کا مذاق اُڑاتے تھے۔ سیٹیاں اور تالیاں بجاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر سخت وعید سناتا ہے۔ ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔

(۵) فَيَرْكُمَهٗ (وہ جمع کرے اسے):

تشریح: اس لفظ سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مذاق کرنے والے قریش مکہ کو مسلمانوں سے جدا کرے گا۔ اور ان سب کو آپس میں جمع کر کے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ جبکہ مسلمانوں کو جنت عنایت فرمائے گا۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

اَلتَّمَارِیْنُ (مشق)

السوال الاول (پہلا سوال): اس سبق میں تقویٰ کے کیا انعامات بیان ہوئے ہیں؟

الجواب: تقویٰ کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور گناہوں سے اپنے آپ کو بچانا۔ اس سبق میں تقویٰ کے جو انعامات بیان ہوئے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

(۱) پرہیزگار یعنی متقی لوگوں کو اللہ تعالیٰ نعمت فرقان عنایت فرماتا ہے۔ یعنی متقی لوگوں میں حق و باطل میں تمیز کرنے والی ایک قلبی بصیرت پائی جاتی ہے۔

(۲) پرہیزگار لوگوں پر اللہ تعالیٰ بہت مہربان ہوتا ہے۔ اگر عالم غفلت میں ان سے کوئی خطا سرزد ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اپنے کرم کی چادر سے اُسے ڈھانپ لیتا ہے اور کسی کو بھی ان کی خبر تک نہیں ہوتی۔

(۳) ہر پرہیزگار لوگوں پر اللہ تعالیٰ اس قدر مہربان ہوتا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے خطائیں معاف فرمائے گا۔ اور ان کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

السوال الثانی (دوسرا سوال): وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا میں کس واقعہ کی طرف اشارہ ہے؟

الجواب: جب صحابہ کرامؓ نے مدینہ ہجرت کی تو وہاں کے لوگ جوق در جوق مسلمان ہونے لگے۔ یہ دیکھتے ہوئے مشرکین مکہ سخت تشویش میں مبتلا ہو گئے۔ اُنہیں ڈر تھا کہ اگر حضور بھی مدینہ چلے گئے تو پھر وہاں اسلام تیزی کے ساتھ پھیلتا جائے گا اور ہمارے لئے خطرہ بنے گا۔ اس سلسلے میں مشرکین مکہ کا ایک اجلاس دارالندوہ میں منعقد ہوا جس میں یہ فیصلہ کرنا تھا کہ نبیؐ کے ساتھ کیا کیا جائے۔ کسی نے قید کرنے کا مشورہ دیا تو کسی نے ملک بدر کرنے کا۔ جبکہ ابوجہل نے مشورہ دیا کہ نبیؐ کو اگر شہید کیا جائے تو سارا قصہ ہی ختم ہو جائے۔ سارے قبیلوں نے ابوجہل کی اس رائے سے اتفاق کیا۔ اس سازش کے تحت ہر قبیلے سے ایک ایک نوجوان منتخب کیا گیا۔ اور ان نوجوانوں کو خبردار کیا گیا کہ جونہی نبیؐ نماز کے لئے گھر سے باہر تشریف لے آئیں تو آپ سب بیک وقت آپؐ پر حملہ کریں۔ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کی اس سازش کو ناکام بنانے کے لئے آپ ﷺ کو ہجرت مدینہ کا حکم دیا۔ دی گئی آیت میں مشرکین مکہ کی اسی

سازش کی طرف اشارہ ہے

السوال الثالث (تیسرا سوال): کفار کے مطالبے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب کیوں نازل نہ کیا؟

الجواب: حضورؐ سے پہلے کئی پیغمبروں کے قوموں پر عذاب نازل ہو چکے تھے۔ چونکہ حضورؐ اللہ کے آخری نبیؐ ہیں اور اسلام آخرت تک آخری اور کامل مذہب ہے۔ لہٰذا حضورؐ کی موجودگی میں اللہ تعالیٰ اس قوم کو تباہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ کیونکہ ابھی نبیؐ نے بہت سارا کرم کرنا تھا۔ اور پورے سرزمین عرب اور دنیا کے کونے کونے تک اسلام کی روشنی پہنچانا تھا۔ اس کے علاوہ مکہ شریف میں اور بھی بہت سے پرہیزگار لوگ موجود تھے۔ حضورؐ اور ان پرہیزگار لوگوں کی موجودگی کی خاطر مشرکین مکہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ گئے۔ اگر حضورؐ اور پرہیزگار لوگ سرزمین عرب پر نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ ان مشرکین مکہ کو اس طرح نیست و نابود کرتے جس طرح ماضی کے دوسرے اقوام کے ساتھ ہو چکا تھا۔ کفار مکہ پر ان کے مطالبے کے باوجود عذاب نہ آنے کا ایک وجہ تو حضور ﷺ کی بڑی شان اور عزت تھی کہ آپ ﷺ کے ہوتے ہوئے ان پر عذاب نہ آتا اور ایک وجہ خود کفار کے گناہوں کے باوجود ان کی بعض نیکیاں تھے۔ مثلاً حج کرنا، حاجیوں کو پانی پلانا وغیرہ اور غُفْرَانَكَ کہتے رہنا۔

السوال الرابع (چوتھا سوال): مندرجہ ذیل عبارات کا مفہوم واضح کریں؟

(**الف**): وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۔

(**ب**): اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ۔

الجواب: (**الف**): وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۔

ترجمہ: ''اور اللہ تعالیٰ ان کو عذاب دینے والا نہیں کہ ان کے اندر آپ موجود ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان

کو عذاب دینے والا نہیں ایسی حالت میں کہ وہ استغفار بھی کرتے رہتے ہیں"۔

تشریح: مشرکین مکہ اکثر کہا کرتے تھے کہ اگر واقعی دین اسلام سچا مذہب ہے اور رسول اللہ کے سچے نبیؐ ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ ہم پر عذاب نازل کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "میں نے اس پر عذاب اس وجہ سے نازل نہیں کیا کہ ان لوگوں کے شہر میں نبیؐ بھی موجود ہیں۔ جو کہ میرا پیارا اور آخری پیغمبرؐ ہے۔ اور اس کے ذریعے بھی دین کی بہت خدمت کرنا باقی ہے۔ اور اس کے علاوہ ان میں بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو کہ طواف کعبہ بھی کرتے ہیں اور مغفرت کی دُعا بھی کرتے رہتے ہیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ پیارے پیغمبرؐ اور دُعا طلب لوگوں کی موجودگی کی بناء پر میرا عذاب نازل نہیں ہو رہا۔ اگر پیغمبرؐ کی خاطر نہ ہوتی تو میں اس کو نیست و نابود کرتا۔

الجواب: (ب) : اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ۔

ترجمہ: "بیشک کافر خرچ کرتے ہیں اپنے مال تاکہ روکیں (لوگوں کو) اللہ تعالیٰ کی راہ سے اور یہ آئندہ بھی اسی طرح خرچ کریں گے۔ پھر ہو جائے گا یہ خرچ کرنا ان کے لئے باعث حسرت و افسوس۔ پھر وہ مغلوب کر دیئے جائیں گے"۔

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کافر لوگ دین اسلام کی راہ میں طرح طرح کے روکاوٹیں ڈال رہے ہیں۔ لوگوں پر بے تحاشہ روپے خرچ کر رہے ہیں تاکہ وہ مسلمانوں کے خلاف آواز بلند کر سکیں لیکن ان کے اس بے پناہ اخراجات کے باوجود دین اسلام کی شمع روشن رہے گی اور اسلام کا دائرہ وسیع تر ہو جائے گا۔ اور کافر مغلوب ہو جائیں گے اور مسلمان غالب آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت مسلمانوں کے ساتھ ہوگی۔ فرشتے مسلمانوں کی مدد کے لئے لگاتار آتے رہیں گے، دشمنانِ حق ذلیل و خوار ہوں گے اور آخرت میں عذابِ الیم میں مبتلا ہوں گے۔ وہ اپنے کئے پر بہت پچھتائیں گے لیکن پھر اس موڑ پر اس کے لئے مغفرت کی کوئی گنجائش نہیں ہوگی۔

السوال الخامس: مندرجہ ذیل میں ہر لفظ کے سامنے چار معنی دئیے گئے ھیں۔ جو زیادہ صحیح ھوں اس پر نشان لگائیں۔

(۱) یثبتوا کے معنی:

(الف) وہ آزاد کردیں (ب) وہ قید کردیں (ج) وہ ثابت کردیں (د) آگے چلیں

(۲) مُکاء کے معنی:

(الف) تالی (ب) سیٹیاں (ج) شور (د) مکے دینا

(۳) فَیَرْکُمَہٗ کے معنی:

(الف) توڑدے اسے (ب) خریدے اسے

(ج) وہ جمع کرے اسے (د) صدقہ کریں

(۴) اے پیغمبر ﷺ کفار سے کہہ دو کہ اگر وہ اپنے۔۔۔۔۔۔۔۔سے باز آجائیں تو جو ہو چکا وہ انہیں معاف کردیا جائے گا۔

(الف) کردار (ب) افعال (ج) گناہوں (د) کاموں

(۵) ان لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ۔۔۔۔۔۔۔باقی نہ رہے۔

(الف) فتنہ (ب) کفار (ج) قریش (د) مشرک

(۶) مالِ غنیمت میں۔۔۔۔۔۔۔۔حصہ خدا کا اور اس کے رسول ﷺ کا، اور اہل قرابت کا اور یتیموں کا اور محتاجوں کا اور مسافروں کا ہے۔

(الف) چھٹا حصہ (ب) آدھا حصہ (ج) پانچواں حصہ (د) تیسرا حصہ

(۷) یمکر کے معنی:

(الف) مکر جانا (ب) تدبیر کرنا (ج) تقریر کرنا (د) انکار کرنا

(۸) حجر کے معنی:

(الف) ریت (ب) پتھر (ج) مٹی (د) پہاڑ

(۹) فرقان کے معنی ہے:

(الف) فیصلہ (ب) ایک لڑکا (ج) عذاب (د) فرق

(۱۰) اساطیر کے معنی ہیں:

(الف) کہانی (ب) کردار (ج) سطور (د) قدیم

جوابات:

۱۔ (ب)، ۲۔(ب)، ۳۔ (ج)، ٤۔ (ج)، ٥۔ (الف)

٦۔ (ج)، ۷۔ (ب)، ۸۔ (ب)، ۹۔ (الف)، ۱۰۔ (الف)

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

اَلدَّرْسُ الثَّانِیْ (ب)

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ (آیات ۳۸ تا ۴۴)

قُلْ	لِّلَّذِيْنَ	كَفَرُوْٓا	اِنْ	يَّنْتَهُوْا	يُغْفَرْ
کہو	لئے جن	کفر کیا	اگر	وہ باز آجائیں	معاف کردیا جائے گا

(اے پیغمبرؐ) کفار سے کہہ دو کہ اگر وہ اپنے افعال

لَهُمْ	مَّا	قَدْ	سَلَفَ ج	وَاِنْ	يَّعُوْدُوْا	فَقَدْ
لئے ان	جو	تحقیق	گزر چکا ہے	اگر	دوبارہ کریں گے	پس تحقیق

سے باز آجائیں تو جو ہو چکا وہ انہیں معاف کردیا جائے گا

مَضَتْ	سُنَّتُ	الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٨﴾	وَقَاتِلُوْهُمْ	حَتّٰى
گزر چکی	سنت	پہلے (لوگ)	لڑو ان سے	یہاں تک

اور اگر پھر (وہی حرکات) کرنے لگیں گے تو اگلے لوگوں کا) جو) طریق جاری ہو چکا ہے (وہی

لَا تَكُوْنَ	فِتْنَةٌ	وَّيَكُوْنَ	الدِّيْنُ	كُلُّهٗ	لِلّٰهِ ج
نہ رہے	فتنہ	اور ہو جائے	دین	سب اس	لئے اللہ

اُن کے حق میں برتا جائے گا۔) اور ان لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (یعنی کفر کا غلبہ) باقی

فَاِنِ	انْتَهَوْا	فَاِنَّ	اللّٰهَ	بِمَا	يَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرٌ ﴿٣٩﴾
پس اگر	باز آجائیں تو	پس بیشک	اللہ	کو جو	وہ کرتے ہیں	دیکھنے والا

نہ رہے اور دین سب خدا ہی کا ہو جائے اور اگر باز آجائیں تو خدا ان کے کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

وَاِنْ	تَوَلَّوْا	فَاعْلَمُوْٓا	اَنَّ	اللّٰهَ	مَوْلٰىكُمْ ط
اور اگر	وہ منہ پھیرلیں	پس جان رکھو	کہ	اللہ	حامی تمہارا

اور اگر روگردانی کریں تو جان رکھو کہ خدا تمہارا حمایتی ہے

نِعْمَ	الْمَوْلٰی	وَنِعْمَ	النَّصِيْرُ ﴿۴۰﴾	وَاعْلَمُوْٓا
بہترین	حامی	اور بہترین	مددگار	اور جان لو

اور خوب حمایتی اور خوب مددگار ہے۔ اور جان رکھو

اَنَّمَا	غَنِمْتُمْ	مِّنْ	شَيْءٍ	فَاَنَّ
کہ جو	تم نے مال غنیمت حاصل کیا	سے	کچھ	پس کہ

جان لو کہ تم جس قسم کی جو کچھ غنیمت حاصل کرو کہ جو چیز تم (کفار سے) جہاد میں جیت کر لاؤ اس میں سے پانچواں حصہ

لِلّٰهِ	خُمُسَهٗ	وَ	لِلرَّسُوْلِ	وَ	لِذِي
لئے اللہ	پانچواں حصہ اس کا	اور	لئے رسول	اور	لئے والے

خدا کا اور اس کے رسول ؐ کا اور اہل قرابت کا

الْقُرْبٰى	وَالْيَتٰمٰى	وَالْمَسٰكِيْنِ	وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ
رشتہ	اور یتیم	اور مسکین	اور مسافر

اور یتیموں کا اور محتاجوں کا اور مسافروں کا ہے

اِنْ	كُنْتُمْ	اٰمَنْتُمْ	بِاللّٰهِ	وَمَآ
اگر	تم ہو	تم ایمان لائے	پر اللہ	اور جو

اگر تم خدا پر اور اس (نصرت) پر ایمان رکھتے ہو جو (حق و باطل میں)

اَنْزَلْنَا	عَلٰى	عَبْدِنَا	يَوْمَ	الْفُرْقَانِ	يَوْمَ
ہم نے نازل کی	پر	بندہ اپنا	دن	فیصلہ	دن

فرق کرنے کے دن (یعنی جنگ بدر میں) جس دن دونوں فوجوں میں

الْتَقَى	الْجَمْعٰنِ ؕ	وَاللّٰهُ	عَلٰى	كُلِّ	شَيْءٍ	قَدِيْرٌ ﴿۴۱﴾

سامنا ہوا	دو گروہ	اور اللہ	پر	ہر	چیز	قادر

مٹھ بھیڑ ہوگئی اپنے بندے (محمدؐ) پر نازل فرمائی اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اِذْ	اَنْتُمْ	بِالْعُدْوَةِ	الدُّنْيَا	وَ هُمْ	بِالْعُدْوَةِ
جب	تم	پر کنارہ	قریب	اور وہ	پر کنارہ

جس وقت تم (مدینے سے) قریب کے ناکے پر تھے اور کافر بعید کے

الْقُصْوٰى	وَ الرَّكْبُ	اَسْفَلَ	مِنْكُمْ ؕ
دور	اور قافلہ	نیچے	سے تم

ناکے پر تھے اور قافلہ تم سے نیچے (اُتر گیا) تھا۔

وَلَوْ	تَوَاعَدْتُّمْ	لَا خْتَلَفْتُمْ	فِى	الْمِيْعٰدِ ۙ
اگر	تم نے میعاد مقرر کی	ضرور تم اختلاف کرتے	میں	میعاد

اور اگر تم (جنگ کے لئے) آپس میں قرارداد کر لیتے تو وقت معین (پر جمع ہونے)

وَ	لٰكِنْ	لِّيَقْضِىَ	اللّٰهُ	اَمْرًا	كَانَ	مَفْعُوْلًا ۙ
اور	لیکن	تاکہ فیصلہ کردے	اللہ	امر	تھا	ہونے والا

میں تقدیم و تاخیر ہو جاتی۔ لیکن خدا کو منظور تھا کہ جو کام ہو کر رہنے والا تھا۔

لِّيَهْلِكَ	مَنْ	هَلَكَ	عَنْۢ	بَيِّنَةٍ	وَّيَحْيٰى	مَنْ
تاکہ ہلاک ہو	جو	ہلاک ہوا	سے	دلیل	اور زندہ ہے	جو

اسے کر ہی ڈالے۔ تاکہ جو مرے بصیرت پر (یعنی یقین جان کر) مرے اور جو جیتا رہے

حَيَّ	عَنْۢ	بَيِّنَةٍ ؕ	وَاِنَّ	اللّٰهَ	لَسَمِيْعٌ	عَلِيْمٌ ۙ
زندہ ہوا	سے	دلیل	اور بیشک	اللہ	ضرور سننے والا	جاننے والا

وہ بھی بصیرت پر (یعنی حق پہچان کر) جیتا رہے۔ اور کچھ شک نہیں کہ خدا سنتا جانتا ہے۔

اِذْ	يُرِيْكَهُمُ	اللّٰهُ	فِىْ	مَنَامِكَ	قَلِيْلًا ط
جب	دکھارہا تھا تمہیں	اللہ	میں	خواب تمہارے	تھوڑا

اس وقت اللہ نے تمہیں خواب میں کافروں کو تھوڑی تعداد میں دکھایا۔

وَلَوْ	اَرٰىكَهُمْ	كَثِيْرًا	لَّفَشِلْتُمْ	وَ
اوراگر	دکھلا دیتا مجھ کو ان کو (پر) یعنی (ان پر)	زیادہ	ضرور ہمت ہار جاتے تم	اور

اوراگر بہت کر کے دکھاتا تو تم لوگ جی چھوڑ دیتے اور (جو) کام (درپیش تھا اس) میں

لَتَنَازَعْتُمْ	فِى	الْاَمْرِ	وَلٰكِنَّ	اللّٰهَ	سَلَّمَ ط	اِنَّهٗ
ضرور جھگڑا کرتے	میں	معاملہ	اور لیکن	اللہ	بچایا	بیشک وہ

جھگڑنے لگتے۔ لیکن خدا نے (تمہیں اس سے) بچالیا۔ بیشک

عَلِيْمٌ م	بِذَاتِ	الصُّدُوْرِ ﴿۴۳﴾	وَاِذْ	يُرِيْكُمُوْهُمْ
جاننے والا	راز	سینے	اور جب	وہ دکھارہا تھا تم ان

وہ سینوں کی باتوں تک سے واقف ہے۔ اور اس وقت جب تم ایک

اِذِ	الْتَقَيْتُمْ	فِىْٓ	اَعْيُنِكُمْ	قَلِيْلًا	وَّيُقَلِّلُكُمْ
جب	تمہارا سامنا ہوا	میں	آنکھیں تمہاری	تھوڑا	اور کم دکھارہا تھا تم

دوسرے کے مقابل ہوئے تو کافروں کو تمہاری نظروں میں تھوڑا کر کے دکھاتا تھا

فِىْٓ	اَعْيُنِهِمْ	لِيَقْضِىَ	اللّٰهُ	اَمْرًا	كَانَ
میں	آنکھیں ان	تاکہ فیصلہ کردے	اللہ	معاملہ	تھا

اور تم کو ان کی نگاہوں میں تھوڑا کر کے دکھاتا تھا تاکہ خدا کو جو کام کرنا

مَفْعُوْلًا ط	وَاِلَى	اللّٰهِ	تُرْجَعُ	الْاُمُوْرُ ﴿۴۴﴾

ہونے والا	اور طرف	اللہ	لوٹائے جاتے ہیں	معاملات

منظور تھا اسے کر ڈالے اور سب کاموں کا رجوع خدا ہی کی طرف ہے

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيبُ

(۱) مَضَتْ : (گزر چکی)

تشریح :اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے پیغمبرؐ! ان کافروں سے کہہ دیجئے کہ راہِ راست پر آجائیں ورنہ ان کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے گا جو ماضی میں گزرے ہوئے لوگوں کے ساتھ کیا جا چکا ہے۔

(۲) يَوْمَ الْفُرْقَانِ : (فیصلے کا دن)

تشریح : اُس سے مراد جنگ بدر کا دن ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر کو حق اور باطل کے درمیان فیصلے کا دن قرار دیا۔ حق کو فتح ہوئی اور باطل کو شکست ہوئی اور کفر کا زور ٹوٹ گیا۔

(۳) اَلْعُرْوَةِ الدُّنْيَا : (وادی کے اس جانب یا اس کنارے)

تشریح :اس سے مراد وہ جگہ ہے جو میدان بدر میں مدینہ منورہ سے قریب تر واقع تھی اور اسلامی لشکر کو اسی جگہ پر ٹھہرنے کی نشاندہی کی گئی تھی۔

(۴) اَلْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى : (اس جانب، اس کنارے)

تشریح:اس سے مراد میدان بدر کی وادی کی دوسری طرف ہے۔ جہاں پر لشکر کفار ٹھہری تھی۔

(۵) الرَّكْبُ : (قافلہ)

تشریح :اس سے مراد مکہ والوں کی تجارتی قافلہ ہے جس کا سردار ابو سفیان تھا اور یہ قافلہ شام سے واپس مکہ معظمہ آرہا تھا۔

(۶) لَفَشِلْتُمْ : (تم ضرور ہمت ہار جاتے)

تشریح : جنگ بدر کے موقع پر کفار کی لشکر بہت زیادہ تھی اور مسلمانوں کی تعداد بہت کم تھی۔ اگر اللہ تعالیٰ کی نصرت نہ ہوتی تو مسلمان کافروں کی بڑی تعداد دیکھ کر ہمت ہار جاتے لیکن کرشمہ خداوندی کے بدولت مسلمانوں کو کم تعداد میں لشکر کفار نظر آرہی تھی جس کی وجہ سے لشکر حق کے حوصلے بلند تھے اور

پورے جوش وجذبہ کے ساتھ لڑ کر دشمنان حق کو عبرتناک شکست دی۔

(۷) يُقَلِّلُ: (کم کر کے دکھاتا ہے، تھوڑا کر کے)

تشریح: اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر کو فیصلے کا دن قرار دیا تھا۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے نظروں پر ایسا کرشمہ کیا کہ اُنہیں لشکر کفار کم دکھائی دینے لگی۔ دوسری طرف لشکر کفار کے نظروں میں مسلمانوں کی تعداد اور بھی کم دکھائی دی۔ اس سے مسلمانوں کے حوصلے بلند ہوئے۔ دوسری طرف لشکر کفار بھی مسلمانوں سے جنگ کے لئے تیار تھے۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت کی بدولت لشکر کفار کو عبرتناک شکست ہوئی اور اس طرح حق اور باطل کا فیصلہ ہوگیا۔ اسی وجہ سے جنگ بدر کو ''یوم الفرقان'' کہتے ہیں۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

اَلتَّمَارِیْنُ (مشق)

السوال الاول (پہلا سوال): اس سبق میں مال غنیمت کی تقسیم کے بارے میں کیا حکم دیا گیا ہے؟

الجواب: اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو مالِ غنیمت کی تقسیم کے بارے میں یہ حکم دیا کہ پورے مال کے پانچ برابر حصے بنائے جائیں۔ اس میں سے چار حصے مجاہدین میں تقسیم کئے جائیں جبکہ پانچویں حصے کے بارے میں یہ حکم ہوا کہ یہ حصہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ آپ ﷺ اس کو جہاد کی تیاری کے لئے خرچ کر سکتے ہیں اور عزیز و اقارب، یتیم، مسکین اور راستے کے مسافروں کو بھی دے سکتے ہیں۔

السوال الثانی (دوسرا سوال): اللہ تعالیٰ نے غزوہ بدر میں مسلمانوں کی کامیابی کے لئے کس کس خصوصی انعام و احسان کا ذکر فرمایا ہے؟

الجواب: اللہ تعالیٰ نے غزوۂ بدر میں مسلمانوں کی کامیابی کے لئے جن خصوصی انعام و احسان کا ذکر فرمایا ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت کی بارش:

جنگ بدر شروع ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے خوب بارش برسائی۔ مسلمانوں کو استعمال کے لئے پانی میسر آئی۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کو لشکر جس جگہ آباد تھی وہ ریتلی زمین تھی۔ بارش سے وہ زمین جم گئی اور چلنے پھرنے میں آسانی پیدا ہوگئی۔ دوسری طرف لشکر کفار جس جگہ آباد تھی وہاں بارش کا پانی جمع ہونے سے کیچڑ ہوگئی اور چلنا پھرنا دشوار ہوگیا۔

(۲) لشکر اسلامی پر نیند طاری:

جنگ بدر کی رات کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو گہری نیند نصیب فرمائی۔ صبح جب وہ اُٹھے تو بالکل تازہ دم تھے اور پورے جوش کے ساتھ لڑائی کے لئے بے تاب تھے جبکہ لشکر کفار کو چین کی نیند نصیب نہ ہوسکی جس کی وجہ سے صبح ہی سے وہ تھکاوٹ کا شکار نظر آرہے تھے۔

(۳) خواب میں کفار کی تعداد کو کم دکھایا:

جنگ بدر میں مسلمانوں کی تعداد لشکر کفار سے بہت کم تھی۔ مسلمانوں کی ہمت بڑھانے کے

لئے اللہ تعالیٰ نے خواب میں اُنہیں کفار کی تعداد کم دکھایا اور جنگ کے دوران بھی مسلمانوں کو ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ لشکر کفار بہت کم ہے۔اس سے مسلمانوں کے حوصلے بلند ہو گئے اور پورے قوت کے ساتھ دشمن پر ٹوٹ پڑے۔اور عبرتناک شکست دی۔

(٤) مسلمانوں کو جنگ بدر میں فتح کی بشارت:

اللہ تعالیٰ نے حضور ؐ کو بشارت دی تھی کہ فکر نہ کریں آپ لوگ خلوص کے ساتھ لڑیں۔فتح حق کی ہی ہوگی۔حضورؐ نے صحابہ کرامؓ کو تسلی دی کہ انشاءاللہ فتح ہماری ہے۔اس سے مجاہدین کے حوصلے بلند ہو گئے۔

(٥) فرشتوں کے ذریعے مسلمانوں کی نصرت: اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کے لئے فرشتوں کو لگاتار نازل کئے اور اس کے نتیجے میں لشکر کفار کے پاؤں اکھڑ گئے اور میدان جنگ سے فرار ہوئے۔

(٦) حضور ؐ کو عطا کردہ معجزہ: اللہ تعالیٰ نے حضور ؐ کو ایک معجزہ عطا کیا اور اس کو حکم دیا کہ کنکریوں کی ایک بھری مٹھی لشکر کفار کی طرف پھینک دیں۔ایسا کرنے پر لشکر کفار کے اوسان خطا ہو گئے اور وہ لشکر اسلامی کے سامنے زیادہ دیر نہ ٹھہر سکے اور عبرتناک شکست کھا گئے۔

السوال الثالث(تیسرا سوال): مندرجہ ذیل عبارت کا مفہوم بیان کیجئے؟

وَ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ

الجواب :ترجمہ: ’’(اے مسلمانو!) لڑتے رہو ان (کافروں) سے یہاں تک کہ باقی نہ رہے فساد اور ہو جائے دین پورے کا پورا اللہ تعالیٰ کے لئے‘‘۔

تشریح :اس آیت میں جہاد کا بیان ہے۔اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ دین کی سربلندی کے لئے باطل کے ساتھ اگر لڑائی کی نوبت آجائے تو روگردانی نہ کرو اور دین اسلام کا علم بلند کرو۔ایسا معاشرہ قائم کرنے کی کوشش کرو جس کی بنیاد حق،صداقت،مساوات اور اسلامی اُصولوں پر مبنی ہو، جہاں ظلم نہ ہو بلکہ انصاف ہو، جہاں لوگ توحید کے پرستار ہوں، جہاں لوگوں کو مذہبی آزادی حاصل ہو اور اسلام کا بول بالا ہو۔قتال کے ذریعے کفر کو ختم کرنا مقصود نہیں ہوتا ہے بلکہ غلبہ کفر کو ختم کرنا ہوتا ہے۔جب تک کفر کا غلبہ یعنی حق کے راستے میں رکاوٹ ختم نہ ہو جائے مسلمان کو جہاد یعنی قتال فی سبیل اللہ کا حکم ہے۔

السوال الرابع: مندرجہ ذیل میں ہر لفظ کے سامنے چار معنی دئیے گئے ہیں۔ جو زیادہ صحیح ہوں اس پر نشان لگائیں۔

(۱) مَضَتْ کے معنی:

(الف) آنے والا (ب) جانے والا (ج) گزر چکی (د) مر چکی ہے

(۲) یوم الفرقان کے معنی:

(الف) فیصلہ کا دن (ب) فرق کے دن (ج) قرآن کے دن (د) قیامت کا دن

(۳) الرکب کے معنی:

(الف) قافلہ (ب) فاصلہ (ج) رکابی (د) گاڑی

(۴) یقلل کے معنی:

(الف) زیادہ کر کے (ب) تھوڑا کر کے (ج) فنا کر کے (د) ختم کر کے

(۵) مومنوں! میں جب کفار کی کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔رہو۔

(الف) پیچھے ہٹو (ب) ثابت قدم رہو (ج) کچھ نہ کرو (د) ان کے ساتھ

(۶) مال غنیمت میں۔۔۔۔۔۔۔۔حصہ خدا کا اور اس کے رسول ﷺ کا، اور اہل قرابت کا اور یتیموں کا اور محتاجوں کا اور مسافروں کا ہے۔

(الف) چھٹا حصہ (ب) آدھا حصہ (ج) پانچواں حصہ (د) تیسرا حصہ

(۷) بصیر کے معنی ہے:

(الف) سننے والا (ب) دیکھنے والا (ج) مارنے والا (د) عذاب دینے والا

(۸) مولیٰ کے معنی ہے:

(الف) دوست (ب) دشمن (ج) مددگار (د) پرہیزگار

(۹) قصویٰ کے معنی ہے:

(الف) ورلے درجے (ب) پرلے درجے (ج) کم درجے (د) انتہائی درجے

(۱۰) صدر کے معنی ہے:

(الف)دل (ب)وزیراعظم (ج)سربراہ (د)جگر

جوابات:

۱۔ (ج)، ۲۔(الف)، ۳۔ (الف)، ٤۔ (ب)، ٥۔ (ب)

٦۔ (ج)، ۷۔ (ب)، ۸۔ (الف)، ۹۔ (ب)، ۱۰۔ (الف)

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

اَلدَّرْسُ الثَّانِیْ (ج)

سُوْرَةُ الْاَنْفَالُ (آیات ۴۵ تا ۴۸)

يٰاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا	اِذَا	لَقِيْتُمْ	فِئَةً	فَاثْبُتُوْا
اے	جو	ایمان لائے	جب	تم سامنا کرو	گروہ	پس ثابت قدم رہو

مومنو! جب (کفار کی) کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو

وَاذْكُرُوا	اللّٰهَ	كَثِيْرًا	لَّعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ ﴿۴۵﴾
اور یاد کرو	اللہ	زیادہ	شاید کہ تم	تم فلاح پاؤ گے

اور خدا کو بہت یاد کرو تاکہ مراد حاصل کرو

وَ اَطِيْعُوا	اللّٰهَ	وَ رَسُوْلَهٗ	وَ لَا تَنَازَعُوْا	فَتَفْشَلُوْا
اور تم اطاعت کرو	اللہ	اور رسولؐ اس کا	اور جھگڑو نہیں	ورنہ ہمت ہار جاؤ گے

اور خدا اور اس کے رسولؐ کے حکم پر چلو اور آپس میں جھگڑا نہ کرنا کہ (ایسا کرو گے تو) تم بزدل ہو جاؤ گے

وَ تَذْهَبَ	رِيْحُكُمْ	وَاصْبِرُوْا ط	اِنَّ	اللّٰهَ	مَعَ
اور چلی جائے گی/اکھڑ جائے گی	ہوا تمہاری	اور صبر کرو	بیشک	اللہ	ساتھ

اور تمہارا اقبال جاتا رہے گا۔ اور صبر سے کام لو۔ بے شک خدا صبر کرنے والوں کا مددگار ہے

الصّٰبِرِيْنَ ﴿۴۶﴾	وَ لَا تَكُوْنُوْا	كَالَّذِيْنَ	خَرَجُوْا	مِنْ
صبر کرنے والے	اور نہ بنو	مانند جو	نکلے	سے

اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جو اتراتے ہوئے (یعنی حق کا مقابلہ کرنے کے لیے)

دِيَارِ	هِمْ	بَطَرًا	وَّرِئَآءَ	النَّاسِ	وَ يَصُدُّوْنَ	عَنْ
گھر	ان کے	اتراتے	اور دکھاتے	لوگ	اور روکتے ہیں	سے

اور لوگوں کو دکھانے کے لیے گھروں سے نکل آئے

سَبِيْلِ	اللّٰهِ ط	وَاللّٰهُ	بِمَا	يَعْمَلُوْنَ	مُحِيْطٌ ﴿۴۷﴾	وَ اِذْ زَيَّنَ
راہ	اللہ	اور اللہ	کو	جو وہ کرتے ہیں	احاطہ کرنے والا	اور جب خوشنما بنادیئے

اور لوگوں کو خدا کی راہ سے روکتے ہیں اور جو اعمال یہ کرتے ہیں خدا ان پر احاطہ کئے ہوئے ہے

لَهُمُ	الشَّيْطٰنُ	اَعْمَالَهُمْ	وَ قَالَ	لَا	غَالِبَ	لَكُمُ
لئے ان	شیطان	اعمال ان کے	اور کہا	نہیں	غالب آنے والا	لیے تم

اور جب شیطانوں نے ان کے اعمال ان کو آراستہ کر دکھائے اور کہا کہ آج کے دن لوگوں میں سے کوئی

الْيَوْمَ	مِنَ	النَّاسِ	وَ اِنِّيْ	جَارٌ لَّكُمْ ط
آج	سے	لوگ	اور بیشک میں	پشت پناہ لیے تمہارے

تم پر غالب نہ ہوگا۔ اور میں تمہارا رفیق ہوں (لیکن) جب دونوں فوجیں

فَلَمَّا	تَرَآءَتِ	الْفِئَتٰنِ	نَكَصَ	عَلٰى	عَقِبَيْهِ
پس جب	آمنے سامنے ہوئے	دوگروہ	پھر گیا	پر	ایڑیاں اس

ایک دوسرے کے مقابل (صف آراء) ہوئیں تو پسپا ہو کر چل دیا۔ اور کہنے

وَ قَالَ	اِنِّيْ	بَرِيْٓءٌ	مِّنْكُمْ	اِنِّيْٓ
کہا	بیشک میں	لاتعلق	سے تم	بیشک میں

لگا کہ مجھے تم سے کوئی واسطہ نہیں۔ میں تو ایسی چیزیں دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں

اَرٰى	مَا	لَا تَرَوْنَ	اِنِّيْٓ	اَخَافُ	اللّٰهَ ط
میں دیکھ رہا ہوں	جو	تم نہیں دیکھتے	بیشک میں	ڈرتا ہوں	اللہ

دیکھ سکتے۔ مجھے تو خدا سے ڈر لگتا ہے۔

وَ اللّٰهُ	شَدِيْدُ	الْعِقَابِ ﴿۴۸﴾ ع
اور اللہ	سخت	عذاب

اور خدا سخت عذاب کرنے والا ہے۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ

(۱) فَاثْبُتُوْا: (ثابت قدم رہو)

تشریح: یہ لفظ جنگ بدر کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں سے فرماتا ہے کہ اے مجاہدین اسلام! میدان جنگ میں ثابت قدم رہیں۔ حوصلہ نہ ہاریں۔ اللہ سے نصرت مانگیں اور دشمن کے سامنے ڈٹ جائیں۔ فتح تمہاری ہوگی۔

(۲) فَتَفْشَلُوْا: (ورنہ تم ہمت ہار جاؤ گے)

تشریح: اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو تنبیہ کرتا ہے کہ آپس میں اتحاد کا مظاہرہ کریں۔ ایک دوسرے کے بھائی بھائی بن جائیں اور دوسرے کے دکھ درد میں برابر کے شریک ہو جائیں۔ سازشوں اور چغل خوری سے اجتناب کریں۔ ورنہ دشمن کے سامنے ہمت ہار جاؤ گے۔ اور نیست و نابود ہو جاؤ گے۔

(۳) بَطَرًا: (اُتراتے ہوئے)

تشریح: اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو خبر دار کرتا ہے کہ اے لوگو! کافروں کی طرح غرور و تکبر نہ کرو۔ بڑائی صرف اللہ کا حق ہے غرور کا نتیجہ خطرناک ہوتا ہے۔ عاجزی وانکساری اختیار کریں۔ غرور سے اجتناب کریں۔ جو لوگ غرور کرتے ہیں اور اللہ کے راستے میں مسلمانوں کے لیے رکاوٹیں پیدا کرتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی گرفت سے باہر نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی گرفت بہت سخت ہوتی ہے اور ان سرکشوں کو عبرتناک سزائیں دے گا۔

(۴) جَارٌ: (معاون وحمایتی)

تشریح: یہاں اس لفظ سے مراد شیطان ہے۔ شیطان نے کفار کے دلوں میں یہ بات ڈال دی تھی کہ وہ حق پر ہیں اور مسلمان ناحق پر ہیں۔ شیطان نے کفار کو اس قدر اُکسایا کہ وہ مسلمانوں کے خلاف جنگ لڑنے پر تیار ہو گئے۔

(۵) تَرَآءَتِ: (آمنے سامنے ہوئے)

تشریح: اس سے مراد جنگ بدر ہے۔ جب لشکر کفار اور لشکر اسلامی ایک دوسرے کے آمنے سامنے

آ گئے اور لڑائی شروع ہوئی۔ اس جنگ میں مسلمانوں کو فتح ہوئی اور لشکر کفار کو عبرتناک شکست ہوئی۔

(۶) نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ : (وہ اُلٹے پاؤں پھر گیا)

تشریح : شیطان نے لشکر کفار کا ساتھ دینے کا وعدہ کیا تھا۔ تاہم جب اُس نے آسمان سے اُترتے فرشتے دیکھے تو اس کے اوسان خطا ہو گئے اور کفار کو میدان جنگ میں چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دلوائی اور دشمن عبرتناک شکست کھا گئے۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

اَلتَّمَارِيْنُ (مشق)

السوال الاول(پہلا سوال): کفار کے ساتھ مقابلے کی صورت میں مسلمانوں کو کون سے کام کرنے اور کن باتوں سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے؟

الجواب:(الف) : جن کاموں کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

(۱) ذکر الٰہی : جنگ کے وقت مجاہدین کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کریں اور اس سے نصرت اور کامیابی مانگیں۔

(۲) ثابت قدمی : لڑائی کے وقت مسلمانوں کو ثابت قدم رہنا چاہیے۔حوصلہ نہیں ہارنا چاہیے اور آہنی چٹان بن کر مقابلہ کرنا چاہیے۔

(۳)اطاعت خدا و رسولؐ : جنگ کے دوران مجاہدین کو اللہ تعالیٰ اور رسولؐ کے احکامات کی پیروی کرنی چاہیے اور کوئی ایسا فعل نہیں کرنا چاہیے جو کہ اسلامی تعلیمات کے منافی ہو۔

(٤) مصیبت کے وقت صبر کرنا : اگر جنگ کے دوران مسلمانوں پر کوئی تکلیف یا مصیبت آجائے تو اُنہیں صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے اور ہمت اور صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

(٥) خلوص نیت اور اچھا برتاؤ: مجاہدین کا خلوص نیک نیتی پر مبنی ہو،اُسے محض رضائے الٰہی کی خاطر لڑنا چاہیے،دکھاوے کی جنگ نہیں لڑنا چاہیے۔اگر دشمن کے لوگ بطور جنگی قیدی اس کے ہاتھ آجائیں تو اس کے ساتھ توہین آمیز سلوک نہیں کرنا چاہیے۔

(ب) جن کاموں سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

(۱) اتحاد و اتفاق کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔

(۲) میدان جنگ سے بھاگنا نہیں چاہیے۔

(۳) غرور و تکبر سے اجتناب کرنا چاہیے۔

(۴) مصیبت کے وقت صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔

(۵) دکھاوے کی جنگ سے پرہیز کرنی چاہیے۔

(٦) جنگی قیدیوں کے ساتھ ناروا سلوک نہیں کرنا چاہیے۔

السوال الثانی (دوسرا سوال): غزوۂ بدر میں مسلمانوں کی نصرت کے لیے نازل ہونے والے فرشتوں کو دیکھ کر شیطان کا ردعمل کیا تھا؟

الجواب: شیطان غزوۂ بدر میں سراقہ بن مالک کی شکل میں لشکر کفار میں شامل تھا۔ جب اُس نے آسمان سے فرشتوں کو اُترتے ہوئے دیکھا تو اس کے اوسان خطا ہو گئے اور پلٹ کر بھاگنے لگے اور کہا کہ کافر ساتھیو! میں مزید آپ کا ساتھ نہیں دے سکتا کیونکہ مجھے وہ چیز نظر آ رہی ہے جو تمہیں نظر نہیں آ رہی ہے۔ یعنی شیطان کو فرشتے نظر آ رہے تھے جبکہ دوسرے کافروں کو نظر نہیں آ رہے تھے۔

السوال الثالث (تیسرا سوال): مندرجہ ذیل آیات کا مفہوم واضح کریں؟

(الف): يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

(ب): وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَ اصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ۔

(ج): وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّ رِئَآءَ النَّاسِ وَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ

الجواب: **(الف)**: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

ترجمہ: ''اے ایمان والو! اگر (لڑنے کے لیے) تمہارا مقابلہ کسی (کافر) گروہ سے ہو جائے تو جمے رہو اور اللہ تعالیٰ کی یاد کثرت سے کرو تا کہ کامیاب ہو جاؤ''۔

تشریح: اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے فرماتا ہے کہ جب بھی لشکر کفار سے جنگ ہو جائے تو ثابت قدم رہو حوصلہ رکھو اور عزم و استقلال کا پیکر بن جاؤ۔ دشمن کے سامنے آہنی چٹان بن جاؤ۔ اس کے علاوہ کثرت کے ساتھ ذکر الٰہی کرو اللہ سے نصرت مانگو۔ اس کو اپنا خالق اور رازق سمجھو۔ اللہ تعالیٰ حق کا ساتھ دیتا ہے۔ اور کفر کو مغلوب کرتا ہے بشرطیکہ مسلمان صابر بن جائیں آپس میں اتحاد سے رہیں۔ باہمی اختلاف ختم کریں اور

اطاعت خدا اور رسول ﷺ کریں۔ تو یقیناً اللہ ایسے لوگوں کو کامیابی عنایت فرمادیں گے۔

الجواب:(ب): وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ رِیْحُكُمْ وَ اصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ

ترجمہ: "اور اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول ﷺ کی اور آپس میں نہ جھگڑوں۔ ورنہ تم کم ہمت ہو جاؤ گے۔ اور اکھڑ جائے گی تمہاری ہوا اور (ہر مصیبت میں) صبر کرو بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

اس آیات میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اتحاد اور صبر کرنے کی تلقین کرتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے لوگو! اللہ اور اس کی رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔ اور رسول ﷺ تمہیں جس چیز سے منع کرتے ہیں اس سے منع ہو جاؤ۔ رسول ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرو کیونکہ رسول ﷺ کی بتائے ہوئے تعلیمات تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں۔ لہٰذا اسلامی تعلیمات پر عمل کرو اور آپس میں اتفاق سے رہو۔ اختلافات کا خاتمہ کرو۔ اختلافات کی وجہ سے دشمن کو موقع ملے گا اور تمہارے خلاف سازش کر کے آپکو اس قدر کمزور کریگا کہ پھر سنبھل نہ کرسکو گے۔ اور اگر وقتی طور پر آپ پر کوئی مصیبت آجائے تو ہمت کے ساتھ حالات کا مقابلہ کرو۔ حوصلہ نہ ہارو۔ اور صبر سے کام لو اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ اور اس کا حامی و ناصر ہوتا ہے۔

الجواب:(ج): وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بَطَرًا وَّ رِئَآءَ النَّاسِ وَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ۔

ترجمہ: "ان لوگوں کی طرح مت ہونا جو اپنے گھروں سے اتراتے ہوئے اور لوگوں کو دکھلاتے ہوئے نکلے اور اللہ تعالیٰ کے راستہ سے لوگوں کو روک رہے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو احاطہ میں لئے ہوئے ہیں۔

تشریح: مشرکین مکہ کی تعداد زیادہ تھی۔ وسائل سے بھی مالا مال تھے اس کی وجہ سے وہ بہت مغرور ہو گئے اور ان کے سروں پر نشہ چڑھا ہوا تھا ان کو اپنے سوا کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا شراب اور موسیقی کی محفلیں سجا رہے تھے۔ ناچ رہے تھے اپنے وسائل اور طاقت پر غرور تھا۔ چونکہ غرور و تکبر والا ذات صرف

ایک خدا ہے باقی سب کچھ اس کے مخلوق ہیں لہذا اللہ تعالیٰ کو ان لوگوں کی غرور اور نشہ سخت نا گوار گزرا۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے غیض وغضب میں آ گئے اللہ تعالیٰ کی گرفت بہت سخت ہوتی ہے۔ لہذا جنگ بدر میں اس کے غرور کو خاک میں ملاتے ہوئے اس کو عبرتناک شکست دی ء اور اس کا زور ٹوٹ گیا۔ دوسری طرف اللہ مسلمانوں کو خبردار کرر ہا ہے کہ آپ ان کافروں کی طرح موج مستی اور غرور وتکبر نہ کریں۔ محفل موسیقی اور شراب نوشی سے پرہیز کریں۔ اور تقویٰ اختیار کریں ورنہ تمہارا حشر بھی ان کافروں جیسا ہوگا اور اختلافات ختم کر کے اتحاد کا مظاہرہ کریں ورنہ تمہاری داستان تک نہ ہوگی داستانوں میں۔

السوال الرابع: مندرجہ ذیل میں ہر لفظ کے سامنے چار معنی دئیے گئے ہیں۔ جو زیادہ صحیح ہوں اس پر نشان لگائیں۔

(۱) فاثبتوا کے معنی:

(الف) پیچھے ہٹنا (ب) ثابت قدم (ج) مت رکو (د) رک جاو

(۲) فتفشلوا کے معنی:

(الف) پس تم دست ہم ہار جاو گے (ب) ثابت قدم رہو گے

(ج) نہیں ڈرو گے (د) تم جیت جاو گے

(۳) بطراً کے معنی:

(الف) حمایتی (ب) مخالف (ج) جاری رہنا (د) ختم ہونا

(۴) تراء ت کے معنی:

(الف) آگے پڑھے (ب) پیچھے ہوئے (ج) آمنے سامنے ہوئے (د) بھاگے

(۵) ہم نے فرعون کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(الف) ہلاک کیا (ب) ڈبو دیا (ج) مروا دیا (د) وفات

جوابات:

۱۔ (ب)، ۲۔(الف)، ۳۔ (الف)، ٤۔ (ج)، ٥۔ (ب)

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

اَلدَّرْسُ الثَّانِیْ (د)

سورۃ الانفال (آیات ۴۹ تا ۵۸)

اِذْ	یَقُوْلُ	الْمُنٰفِقُوْنَ	وَالَّذِیْنَ	فِیْ	قُلُوْبِهِمْ
جب	کہتے ہیں	منافق	اور جو	میں	دل (جمع)

اس وقت منافق اور (وہ کافر) جن کے دلوں میں مرض تھا کہتے تھے کہ ان لوگوں کو ان کے دین نے

مَّرَضٌ	غَرَّ	هٰٓؤُلَآءِ	دِیْنُهُمْ ط	وَمَنْ	یَّتَوَكَّلْ	عَلَى
بیماری روگ	دھوکے میں ڈالا	ان	دین ان کے	اور جو	بھروسہ کرتا ہے	پر

مغرور کر رکھا ہے اور جو شخص خدا پر بھروسہ رکھتا ہے۔

اللّٰهِ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	عَزِیْزٌ	حَكِیْمٌ ۴۹	وَلَوْ	تَرٰٓى
اللہ	پس بے شک	اللہ	غالب	دانا	اور کاش	تم دیکھ سکتے

تو خدا غالب حکمت والا ہے اور کاش تم اس وقت

اِذْ	یَتَوَفَّى	الَّذِیْنَ	كَفَرُوا ۙ	الْمَلٰٓئِكَةُ
جب	(روحیں) قبض کرتے ہیں	جو	کفر کیا	فرشتے

(کی کیفیت) دیکھو جب فرشتے کافروں کی جانیں نکالتے ہیں ان کے

یَضْرِبُوْنَ	وُجُوْهَهُمْ	وَاَدْبَارَ	هُمْ ج	وَذُوْقُوْا
ضرب لگاتے ہیں	چہرے ان کے	اور پیٹھیں	ان	اور تم چکھو

مونہوں اور پیٹھوں پر (کوڑے اور ہتھوڑے وغیرہ) مارتے (ہیں اور کہتے

عَذَابَ	الْحَرِیْقِ ۵۰	ذٰلِكَ	بِمَا	قَدَّمَتْ
عذاب	آگ کا	یہ	سے جو	بھیجے ہیں

ہیں) کہ (اب) عذاب آتش (کا مزہ) چکھو۔ یہ ان (اعمال) کی سزا ہے جو تمہارے

بِظَلَّامٍ	لَيْسَ	اللّٰهَ	وَاَنَّ	اَيْدِيْكُمْ
ظلم کرنیوالا	نہیں	اللہ	اور بے شک	ہاتھوں تمہارے

ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں اور یہ (جان رکھو) کہ خدا بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

وَالَّذِيْنَ	فِرْعَوْنَ لا	اٰلِ	كَدَاْبِ	لِّلْعَبِيْدِ
اور جو	فرعون	آل	طرح معاملہ	لئے بندے

جیسا حال فرعون کا اور ان سے پہلے لوگوں (ہوا تھا ویسا ہی ان کا ہوا کہ)

اللّٰهِ	بِاٰيٰتِ	كَفَرُوْا	قَبْلِهِمْ ط	مِنْ
اللہ	سے آیات	انہوں نے کفر کیا	پہلے ان کے	سے

انہوں نے خدا کی آیتوں سے کفر کیا تو خدا نے ان کو

اِنَّ	بِذُنُوْبِهِمْ ط	اللّٰهُ	فَاَخَذَهُمُ
بیشک	سے گناہ (جمع) ان	اللہ	پس پکڑ لیا ان کو

گناہوں کی سزا میں ان کو پکڑ لیا۔ بے شک

بِاَنَّ	ذٰلِكَ	الْعِقَابِ	شَدِيْدُ	قَوِيٌّ	اللّٰهَ
اس لئے کہ	یہ	سزا	سخت	قوت والا	اللہ

خدا زبردست اور سخت عذاب دینے والا ہے۔ یہ اس لئے کہ جو

عَلٰى	اَنْعَمَهَا	نِّعْمَةً	مُغَيِّرًا	لَمْ يَكُ	اللّٰهَ
پر	عطا کی اس کو	نعمت	بدلنے والا	نہیں ہے	اللہ

نعمت خدا کسی قوم کو دیا کرتا ہے جب تک وہ خود اپنے دلوں کی حالت

وَاَنَّ	بِاَنْفُسِهِمْ لا	مَا	يُغَيِّرُوْا	حَتّٰى	قَوْمٍ
اور بے شک	سے خود ان	جو	وہ بدل دیں	یہاں تک	قوم

نہ بدل ڈالیں خدا اسے نہیں بدلا کرتا اور اس لئے کہ

اللّٰهُ	سَمِيۡعٌ	عَلِيۡمٌ ۝	كَدَاۡبِ	اٰلِ	فِرۡعَوۡنَ
اللہ	سننے والا	جاننے والا	طرح معاملہ	آل	فرعون

خدا سنتا جانتا ہے جیسا حال فرعونیوں اور ان سے پہلے

وَالَّذِيۡنَ	مِنۡ	قَبۡلِهِمۡ ؕ	كَذَّبُوۡا	بِاٰيٰتِ
اور جو	سے	پہلے ان	انہوں نے جھٹلایا	کو آیات

لوگوکا (ہوا تھا ویسا ہی ان کا ہوا) انہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں کو جھٹلایا

رَبِّهِمۡ	فَاَهۡلَكۡنٰهُمۡ	بِذُنُوۡبِهِمۡ
رب ان	پس ہم نے ہلاک کیا ان کو	سے گناہ ان

تو ہم نے ان کو ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کر ڈالا

وَاَغۡرَقۡنَاۤ	اٰلَ	فِرۡعَوۡنَ	وَ	كُلٌّ	كَانُوۡا	ظٰلِمِيۡنَ ۝
اور ہم نے غرق کیا	آل	فرعون	اور	سب	وہ تھے	ظالم

اور فرعونیوں کو ڈبو دیا اور وہ سب ظالم تھے۔

اِنَّ	شَرَّ	الدَّوَآبِّ	عِنۡدَ	اللّٰهِ	الَّذِيۡنَ	كَفَرُوۡا
بے شک	بدترین	جانور	نزدیک	اللہ	جن	کفر کیا

جانداروں میں سب سے بدتر خدا کے نزدیک وہ لوگ ہیں جو کافر ہیں۔

فَهُمۡ	لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ۝	اَلَّذِيۡنَ .	عٰهَدْتَّ	مِنۡهُمۡ
پس وہ	ایمان نہیں لاتے	جن	عہد لیا تم نے	سے ان

سو وہ ایمان نہیں لاتے جن لوگوں سے تم نے (صلح کا) عہد کیا ہے

ثُمَّ	يَنۡقُضُوۡنَ	عَهۡدَ	هُمۡ	فِىۡ	كُلِّ	مَرَّةٍ
پھر	توڑ دیتے ہیں	عہد	ان	میں	ہر	بار

پھر وہ ہر بار اپنے عہد کو توڑ ڈالتے ہیں اور (خدا سے) نہیں ڈرتے۔

وَهُمْ	لَا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۶﴾	فَاِمَّا	تَثْقَفَنَّهُمْ	فِی	الْحَرْبِ
اور وہ	تقویٰ نہیں کرتے	پس اگر	تم پاؤ ان کو	میں	لڑائی

اگر تم ان کو لڑائی میں پاؤ تو انہیں ایسی سزا دو کہ جو لوگ ان کے پس پشت ہیں وہ ان کو دیکھ کر

فَشَرِّدْ بِهِمْ	مَّنْ	خَلْفَهُمْ	لَعَلَّهُمْ	يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾
پس حواس باختہ کر دو ان کو	جو	پیچھے ان کے	شاید کہ وہ	سبق لیں

بھاگ جائیں عجب نہیں کہ ان کو (اس سے) عبرت ہو اور اگر تم کو کسی قوم

وَاِمَّا	تَخَافَنَّ	مِنْ	قَوْمٍ	خِيَانَةً	فَانْبِذْ	اِلَيْهِمْ
اور اگر	تمہیں اندیشہ ہو	سے	قوم	خیانت	پس پھینک دو	طرف ان

سے دغا بازی کا خوف ہو تو (ان کا عہد) انہیں کی طرف پھینک دو (اور) برابر

عَلٰی	سَوَآءٍ ط	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا	يُحِبُّ	الْخَآئِنِيْنَ ﴿۵۸﴾
پر	برابری	بے شک	اللہ	نہیں	پسند کرتا	خیانت کرنے والے

(کا جواب دو) کچھ شک نہیں کہ خدا دغا بازوں کو دوست نہیں رکھتا۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ

(۱) غَرَّ: (مغرور کیا)

تشریح: منافق اور کافر لوگ مسلمانوں پر تعجب کر رہے تھے کہ مسلمانوں کو اس کے دین کتنا مغرور بنایا ہے یہ لوگ دین اسلام کے اس قدر عاشق کیوں بن گئے ہیں۔ یہ تو بالکل اندھے معلوم ہو رہے ہیں۔ ان کی تعداد 313 ہے اور ہزاروں کی تعداد میں موجود لشکر کفار کی مقابلہ کرنے کیلئے تڑپ رہے ہیں۔ یہ تو دیوانے لگتے ہیں۔

(۲) عَذَابَ الْحَرِيْقِ: (جلنے کا عذاب)

تشریح: جنگ بدر کے موقع پر جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کے لئے فرشتے بھیجے۔ تو یہ فرشتے کافروں کو تھپڑ مارتے تھے۔ جب کافر حواس باختہ ہو کر بھاگنے لگتے۔ تو فرشتے اس کے پشت پر وار کر کے اس کو قتل کرتے تھے۔ تو فرشتے ساتھ ساتھ یہ بھی کہتے کہ یہ مزہ تو جنگ بدر کا ہے اب آخرت میں یعنی جہنم کے آگ میں جلتے رہو گے۔

(۳) لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا: (وہ بدلنے والا نہیں)

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں جس شخص پر انعام کروں۔ اس سے واپس نہیں لیتا۔ وہ بدلنے والا نہیں ہے۔ اور اگر آدمی اپنے فرائض سے غفلت کرنے لگے۔ تو ان سے نعمتیں چھین لینا اسی کے اعمال کا نتیجہ ہے اللہ تعالیٰ بلا وجہ کسی کو ذلیل و خوار نہیں کرتا۔

(۴) كَدَاْبِ: (جیسے، عمارت، طریقہ)

تشریح: اللہ تعالیٰ مشرکین مکہ کی تشبیہ اس سے پہلے گزرے ہوئے قوموں سے دیتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ یہ کافر لوگ تو ماضی کے قوموں کی طرح ہے وہی فرعونیت کی جھلک پائی جاتی ہے۔ بنی اسرائیل کی طرح یہ بھی ناشکر قوم ہیں۔ ان کی عادات، حرکات و سکنات تو بالکل ماضی کے سرکش قوموں جیسے ہیں۔

(۵) تَثْقَفَنَّ: (تم پاؤ)

تشریح: یہ لفظ ان لوگوں سے متعلق ہے۔ جو کہ معاہدہ توڑنے کے مرتکب ہوئے تھے۔ جو لوگ معاہدہ کی پاسداری نہیں کرتے اللہ انہیں ناپسند کرتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو فرماتا ہے کہ انہیں اپنے کئے

کی سزا ملے گی۔

(۶)شَرِّدْ : (بھگادو)

تشریح: یہ لفظ بھی معاہدہ توڑنے والوں کے متعلق ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس کو عبرتناک شکست دو۔تاکہ یہ آئندہ کے لئے ایسا کرنے کی جرأت نہ کرسکے۔

(۷)فَانْبِذْ : (پس پھینک دو)

تشریح: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ جولوگ آپ کے ساتھ کیا ہوا معاہدہ توڑ دیں۔تو آپ بھی اس کے ساتھ کیے ہوئے معاہدے کو اس کے طرف پھینک دیں۔اور اینٹ کا جواب پتھر سے دیں۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

اَلتَّمَارِیْنُ (مشق)

السوال الاول (پہلا سوال): سورۃ الانفال کی ان آیات میں مسلمانوں کی جہاد کے لئے تیاریاں دیکھ کر منافقین نے کیا تبصرہ کیا؟

الجواب: جنگ بدر کے تیاری کے سلسلے میں منافقین نے مسلمانوں کے تعداد اور ان کے وسائل پر نظر ڈالا۔ اور دوسری طرف لشکر کفار اور ان کے وسائل پر نظر ڈالا۔ تو منافقین حیران رہ گئے۔ اور کہنے لگے کہ یہ مسلمان تو بہت کم عقل ہیں۔ یہ تو اندھے ہو چکے ہیں۔ کہیں کفار کی یہ لشکر جرار اور کہیں یہ چند لوگ۔ آخر یہ مسلمان اپنے موت اور تباہی کے کیوں درپے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ ان کا دماغ خراب ہو چکا ہے، جس کی وجہ سے اسے اپنے اچھائی اور برائی کے اثرات نظر نہیں آتے۔ اور خود کو موت کے منہ میں دھکیل رہے ہیں۔

السوال الثانی (دوسرا سوال): کفار کی جانب سے عہد شکنی کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو کیا ہدایات دیں؟

الجواب: مدینہ میں حضور ﷺ کے کاوشوں سے مسلمانوں اور وہاں کے رہائشی یہودیوں کے درمیان یہ معاہدہ طے ہوا کہ ایک دوسرے کو مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔ اور اگر کوئی مدینہ منورہ پر حملہ کی غرض سے آئے تو سب مل کر اس کا مقابلہ کریں گے۔ تاہم جنگ بدر اور دوسرے اہم موقعوں پر یہودی اپنے معاہدے سے پسپا ہو گئے۔ اور الٹا لشکر کفار کی مدد کی۔ اللہ تعالیٰ کو یہ عہد شکنی سخت ناگوار گزری۔ اور پیغمبر کو حکم دیا کہ آپ ﷺ بھی ان لوگوں کے ساتھ کئے گئے معاہدے اس کی طرف پھینک دیں۔ اس کے علاوہ آپ نے اگر دوسرے قبیلوں کے ساتھ معاہدہ کیا ہو اور اس قبیلے کے نیتوں میں فرق محسوس کرتے ہو۔ تو اس کے ساتھ بھی معاہدہ ختم کرو۔ اور اگر متعلقہ قبیلہ سرکشی اختیار کریں۔ تو اس سے سختی سے نمٹ جائیں۔ اور عبرتناک شکست دیں۔ تاکہ آئندہ کے لئے کوئی قبیلہ ایسا کرنے کی جرأت نہ کر سکیں۔

السوال الثالث (تیسرا سوال): اس سبق میں فرعون اور آل فرعون کی ہلاکت اور بربادی کے کیا اسباب بیان کئے گئے ہیں؟

الجواب: فرعون اور آل فرعون کی ہلاکت کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) خدا تعالیٰ کی آیات مبارکہ سے انکار:

فرعون اور آل فرعون اللہ تعالیٰ کی آیات سے صاف انکار کرتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ یہ سب موسیٰؑ کی خودساختہ باتیں ہیں۔ اس میں کوئی سچائی نہیں ہے۔ آخر میں تو وہ اس قدر خودسر ہو گئے کہ کہتے تھے کہ اگر موسیٰؑ سچ بھی کہتے ہیں۔ تو بھی ہم اس کو نہیں مانتے۔ جب کوئی قوم اس قدر سرکش اور خودسر بن جاتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم پر ضرور عذاب نازل کرتا ہے۔ اور اس کو صفحۂ ہستی سے مٹاتا ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کو جھٹلانا:

فرعون اور آل فرعون نے حضرت موسیٰؑ سے کہا۔ کہ اگر آپ اللہ تعالیٰ کے سچے پیغمبر ہے تو کوئی معجزہ دکھا۔ حضرت موسیٰؑ نے اپنا عصا پھینکا۔ تو وہ ایک زندہ اژدھا بن گیا۔ یہ دیکھ کر وہ کہنے لگے کہ یہ تو کھلا جادو ہے اور موسیٰؑ کو جادوگر کہنے لگے۔ اور جب شہر کے دوسرے جادوگروں نے موسیٰؑ کی تصدیق کی کہ وہ واقعی اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں۔ جادوگر نہیں۔ تو فرعون نے ان جادوگروں کو بھی مار ڈالا۔ اللہ تعالیٰ نے فرعون اور آل فرعون کو راہ راست پر لانے کے لئے ان پر چھوٹے موٹے عذاب نازل کئے مگر وہ کم بخت باز نہ آئے۔ بالاخر اللہ تعالیٰ نے اس پر بڑی عذاب نازل کی۔ اور اس کو سمندر میں غرق کر کے اس کا قصہ تمام کر دیا۔

السوال الرابع (چوتھا سوال): مندرجہ ذیل آیت کا مفہوم بیان کریں۔

وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝

الجواب: ترجمہ: ''اور کاش تم اس وقت (کی کیفیت) دیکھو جب فرشتے کافروں کی جانیں نکالتے ہیں۔ ان کے مونہوں اور پیٹھوں پر (کوڑے اور ہتھوڑے) وغیرہ مارتے (ہیں اور کہتے ہیں کہ اب) عذاب آتش کا مزہ چکھو۔ یہ ان (اعمال) کی سزا ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں اور یہ (جان رکھو) کہ خدا بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔''

تشریح: اس آیت میں جنگ بدر کا بیان ہے جنگ بدر میں مسلمانوں کی تعداد بہت کم تھی۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح یاب کرنے کے لئے ان کی نصرت کی۔ اور فرشتے نازل فرمائے۔ یہ فرشتے کافروں

پر پے در پے وار کر رہے تھے۔ کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ اس سزا کا تعلق تو دنیا سے ہے۔ ابھی آخرت کی عذاب کا سامنا کرنا ہے۔ قیامت کے دن عذاب الیم کا سامنا کرو گے۔ اور جہنم کی آگ میں ڈال دیئے جاؤ گے۔ اور جہنم میں ہمیشہ کے لئے رہیں گے۔ اور یہ لوگ جو عذاب میں گرفتار ہیں اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا تھا۔ کہ ان لوگوں پر عذاب نازل ہو۔ لیکن یہ لوگ اس قدر بدکار اور سرکش ہو گئے۔ کہ عذاب کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ ان کو اپنے کیے کی سزا مل رہی ہے۔

السوال الخامس: مندرجہ ذیل میں ہر لفظ کے سامنے چار معنی دئیے گئے ہیں۔ جو زیادہ صحیح ہوں اس پر نشان لگائیں۔

(۱) غر کے معنی:

(الف) خبط میں ڈالا (ب) آزاد کیا (ج) پہاڑ (د) پاگل کیا

(۲) عذاب الحریق کے معنی

(الف) مارنے کا عذاب (ب) جلنے کا عذاب

(ج) خوفناک عذاب (د) جہنم کا عذاب

(۳) کداب کے معنی:

(الف) طریقہ (ب) جانور (ج) رویہ (د) جگادو

(۴) شرد کے معنی:

(الف) دوڑادو (ب) ڈرادو (ج) بھگادو (د) جگادو

(۵) فانبذ کے معنی:

(الف) تاردو (ب) مٹادو (ج) پھینک دو (د) کھینچ دو

جوابات:

۱۔ (الف)، ۲۔ (ب)، ۳۔ (الف)، ٤۔ (ج)، ۵۔ (ج)

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ (الف)

سورۃ الانفال (آیات ۵۹ تا ۶۴)

وَلَا يَحْسَبَنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	سَبَقُوْا ط	اِنَّهُمْ
اور گمان نہ کریں	وہ جو	انہوں نے کفر کیا	وہ سبقت لے جائیں گے	بے شک وہ

اور کافر یہ خیال نہ کریں کہ وہ بھاگ نکلے ہیں وہ (اپنی چالوں سے ہم کو) ہرگز

لَا يُعْجِزُوْنَ (۵۹)	وَاَعِدُّوْا	لَهُمْ	مَّا	اسْتَطَعْتُمْ
عاجز نہیں کریں گے	اور تیار کرو	لئے ان	جس	تم استطاعت رکھو

عاجز نہیں کر سکتے اور جہاں تک ہو سکے (فوج کی جمعیت کے) زور

مِّنْ	قُوَّةٍ	وَّمِنْ	رِّبَاطِ	الْخَيْلِ	تُرْهِبُوْنَ
سے	قوت	اور سے	بندھے رہنے	گھوڑے	خوف زدہ کرو

سے اور گھوڑوں کے تیار رکھنے سے ان کے (مقابلے کے) لئے مستعد ہو کہ

بِهٖ	عَدُوَّ	اللّٰهِ	وَعَدُوَّكُمْ	وَاٰخَرِيْنَ	مِنْ	دُوْنِهِمْ ج
سے اس	دشمن	اللہ	اور دشمن تمہارے	اور دوسرے	سے	علاوہ ان کے

اس سے خدا کے دشمنوں اور تمہارے دشمنوں اور ان کے سوا اور لوگوں پر

لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ج	اَللّٰهُ	يَعْلَمُهُمْ ط	وَمَا
تم نہیں جانتے ان کو	اللہ	جانتا ہے ان کو	اور جو

جن کو تم نہیں جانتے اور خدا جانتا ہے، ہیبت بیٹھی رہے گی۔

تُنْفِقُوْا	مِنْ	شَيْءٍ	فِيْ	سَبِيْلِ	اللّٰهِ	يُوَفَّ
تم خرچ کرتے رہو	سے	کچھ چیز	میں	راہ	اللہ	پورا دیا جائیگا

اور تم جو کچھ راہ خدا میں خرچ کرو گے اس کا ثواب تم کو پورا پورا دیا جائیگا۔

اِلَیۡکُمۡ	وَ	اَنۡتُمۡ	لَا تُظۡلَمُوۡنَ (۶۰)	وَاِنۡ	جَنَحُوۡا
طرف تمہاری	اور	تم	پر ظلم نہیں ہوگا	اور اگر	آمادہ ہوں

اور تمہارا ذرا نقصان نہیں کیا جائے گا۔ اور اگر یہ لوگ صلح

لِلسَّلۡمِ	فَاجۡنَحۡ	لَهَا	وَتَوَكَّلۡ	عَلَى	اللّٰهِ ط
لئے صلح سلامتی	پس آمادہ ہو جاؤ	لئے اس	اور بھروسہ کرو	پر	اللہ

کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کی طرف مائل ہو جاؤ اور خدا پر بھروسہ رکھو۔

اِنَّهٗ	هُوَ	السَّمِيۡعُ	الۡعَلِيۡمُ (۶۱)	وَاِنۡ	يُّرِيۡدُوۡۤا
بے شک وہ	وہ	سننے والا	جاننے والا	اور اگر	ارادہ رکھیں

کچھ شک نہیں کہ وہ سب کچھ سنتا (اور) جانتا ہے۔ اور اگر یہ چاہیں کہ تم کو

اَنۡ	يَّخۡدَعُوۡكَ	فَاِنَّ	حَسۡبَكَ	اللّٰهُ ط	هُوَ	الَّذِیۡۤ
کہ	دھوکہ دیں تم کو	پس بے شک	کافی تم	اللہ	وہ	جس

فریب دیں تو خدا تمہیں کفایت کرے گا۔

اَيَّدَكَ	بِنَصۡرِهٖ	وَبِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ (۶۲)	وَاَلَّفَ
تائید کی تم کو	سے مدد اس کی	اور مومنوں سے	اُلفت ڈال دی

وہی تو ہے جس نے تم کو مدد سے اور مسلمانوں (کی جمعیت) سے تقویت بخشی۔

بَيۡنَ	قُلُوۡبِهِمۡ ط	لَوۡ اَنۡفَقۡتَ	مَا	فِى	الۡاَرۡضِ	جَمِيۡعًا
درمیان	دل (جمع) ان کے	اگر تم خرچ کر دیتے	جو	میں	زمین	سب

اور ان کے دلوں میں الفت پیدا کر دی۔ اگر تم دنیا بھر کی دولت خرچ کرتے

مَّاۤ	اَلَّفۡتَ	بَيۡنَ	قُلُوۡبِهِمۡ	وَلٰكِنَّ	اللّٰهَ	اَلَّفَ
نہ	تم جوڑ سکتے	درمیان	دل (جمع) ان کے	اور لیکن	اللہ	جوڑ دیے

تب بھی ان کے دلوں میں الفت پیدا نہ کرسکتے۔

بَيْنَهُمْ ط	اِنَّه‘	عَزِيْزٌ	حَكِيْمٌ ﴿۶۳﴾	يٰۤاَيُّهَا	النَّبِىُّ
درمیان ان کے	بے شک وہ	غالب	دانا	اے	نبی

مگر خدا ہی نے ان میں الفت ڈال دی۔ بے شک وہ زبردست

حَسْبُكَ	اللّٰهُ	وَمَنْ	اتَّبَعَكَ	مِنَ	الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۴﴾
کافی تمہیں	اللہ	اور جو	پیروی کرتے ہیں تمہاری	سے	مومنین

(اور) حکمت والا ہے، اے نبیؐ! خدا تم کو اور مومنوں کو جو تمہارے پیرو ہیں کافی ہے۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيبُ

(۱) اَعِدُّوْا: (تیار کرو، فراہم کرو)

تشریح: ان سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالٰی مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ جہاد کے لئے تیاری کریں۔اور دشمن کے وسائل کے مطابق وسائل پیدا کریں۔اور کسی بھی ہنگامی صورت حال سے نمٹنے کے لئے اپنے آپ کو تیار رکھیں۔

(۲) لَا يُعْجِزُوْنَ (وہ تھکا نہیں سکتے، ہرا نہیں سکتے، عاجز نہیں کر سکتے):

تشریح: اللہ تعالٰی کافروں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ کافر جو کہ میدان جنگ بدر میں بری شکست کھا چکے ہیں۔اب یہ اگر اسلام کے خلاف سازشیں کریں۔تو کبھی بھی ان کی سازشیں کامیاب نہیں ہوں گے۔فتح ہمیشہ حق کی ہوگی۔بشرط یہ کہ مسلمان اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی گزاریں۔اور اتحاد برقرار رکھیں۔

(۳) يُوَفَّ: (پورا کیا جائے گا)

تشریح: اللہ تعالٰی فرماتا ہے کہ اللہ کے راستے میں مسلمان جتنا بھی مال و دولت خرچ کریں گے۔اللہ تعالٰی اس کا پورا پورا اجر دیگا۔اور قیامت کے دن ان پر اپنے نعمتیں تمام کر دے گا۔

(۴) لِلسَّلْمِ: (صلح کے لئے)

تشریح: ان دونوں الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ اگر کفار آپ سے کسی قسم کا صلح کرنے پر راضی ہو تو آپ بھی مفاہمت کے لئے ہاتھ بڑھائیں۔اور دشمن کے تیور پر نظر رکھیں اگر اس کے نیتوں پر کچھ شک ہو تو ہر وقت اپنے معاہدے پر نظر ثانی کے لئے تیار رہیں۔غفلت میں نہ رہیں۔

(۶) اَيَّدَ: (اس نے تائید کی۔تقویت بخشی)

تشریح: اوس اور خزرج دو ایسے قبیلے تھے جن کے درمیان شدید اختلافات تھے۔اللہ تعالٰی نے ان قبیلوں کے درمیان اتحاد اور محبت کا بیج بویا۔یہ دونوں قبیلے ایک ہو گئے۔اور اسلام کے ایک پرچم تلے جمع ہو گئے۔اس سے مسلمانوں کی قوت کو تقویت ملی۔

(۷) حَسْبُكَ اللّٰهُ : (تجھ کو کافی ہے اللہ)

تشریح: اللہ تعالیٰ حضور ﷺ سے مخاطب ہے وہ فرماتا ہے کہ آپ ﷺ اور فرزندان اسلام بالکل فکر نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے۔ وہ تمہارا حامی و ناصر ہے۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

اَلتَّمَارِیْنُ (مشق)

السوال الاول (پہلا سوال): ان آیات میں جہاد کی تیاری کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا حکم دیا؟

الجواب: جہاد کی تیاری کے لئے اللہ تعالیٰ نے جن احکامات کو صادر کیئے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) اللہ فرماتا ہے کہ دشمن کے مقابلے کے لئے ہر وقت اپنے آپ کو تیار رکھو۔ اور زیادہ سے زیادہ وسائل اکٹھا کرو۔ تاکہ آپ اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کے قابل ہو جائے۔

(۲) جنگ کے دوران سواری کے لئے اچھے اور صحت مند گھوڑے رکھو اور اس کو اچھی طرح تربیت دو۔

نوٹ: چونکہ آج کل ایٹمی دور ہے۔ اور ٹیکنالوجی نے بہت ترقی کی ہے لہٰذا اب مسلمانوں کے پاس جدید دور کے تقاضوں کے مطابق ایٹم بم، راکٹ، میزائل، جنگی جہاز، ٹینک، وغیرہ جیسے آلات جنگ ہونے چاہیے۔ جدید ٹیکنالوجی کے حصول کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو ہوشیار بھی رہنا چاہیے۔ سیاسی عمل اور سیاسی حکمت عملی سے بھی دشمن کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ کیونکہ آج کل مسلمان اکثر میدان جنگ میں جیتی ہوئی جنگ کو مذاکرات کے میز پر ہار جاتے ہیں۔

(۳) اللہ تعالیٰ ہمیں یہ بھی حکم دیتا ہے کہ ہمیں اپنے اتحاد اور جنگی ساز و سامان کی بدولت دشمن پر ہر وقت رعب جمانا چاہیے۔ تاکہ وہ بھی ہمارے ساتھ ٹکر لینے سے باز رہے۔

(۴) اللہ ہمیں مالی اور جانی دونوں طرح کے جہاد کا حکم دیتا ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین مال وہ ہے جو کہ اسلام کی سربلندی کے لئے خرچ کی جائے۔ اور محبوب ترین لہو وہ ہے جو کہ اسلام کی سربلندی کی خاطر قربان کی جائے۔

السوال الثانی (دوسرا سوال): مندرجہ ذیل عبارت کا مفہوم بیان کریں؟

(الف): وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ

(ب): هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ وَ اَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ

مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ

(ج): یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ

الجواب: (**الف**): وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَیْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِیْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ یَعْلَمُهُمْ

ترجمہ: ''اور جہاں تک ہوسکے ان کافروں کے مقابلے کے لئے طاقت فراہم کرلو۔ اور پلے ہوئے گھوڑوں کو بھی تیار رکھو کہ اس کے ذریعے تم رعب جمائے رکھو اللہ تعالیٰ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں پر بھی اور دوسرے لوگوں پر بھی جن کو تم نہیں جانتے اللہ تعالیٰ ان کو جانتا ہے۔''

تشریح: اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو جہاد کی تیاری کی تاکید کرتا ہے فرماتا ہے کہ اے مسلمانو! دشمن کے مقابلے کے لئے تیاری کرو، اور کسی بھی وقت ہر قسم کے ہنگامی حالات سے نمٹنے کے قابل بن جاؤ۔ اپنے طاقت کو بڑھانے کے لئے اتحاد کا مظاہرہ کرو۔ اور بہترین وسائل اکٹھا کرو۔ اچھے نسل کے گھوڑے پالو۔ اس کو خوب تربیت دو اور اس کو چاق و چوبند رکھو تاکہ میدان جنگ میں تمہارے کام آئے۔ آج کل کے ایٹمی دور میں ہمیں جدید ساز و سامان یعنی جنگی جہاز، راکٹ، میزائل، ٹینک، ایٹم بم وغیرہ جیسے ہتھیار تیار کرنی چاہیے۔ تاکہ ہم دشمن کے دور جدید کے اسلحہ کا مقابلہ کرسکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ بھی حکم دیتا ہے کہ اپنے جنگی ساز و سامان کی خوب نمائش کرو۔ تاکہ دشمن پر رعب قائم رہے۔ اور تمہارے طرف میلی آنکھ سے نہ دیکھیں۔

الجواب: (**ب**): هُوَ الَّذِیْٓ اَیَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ وَ اَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ وہی تو ہے جس نے اپنی مدد اور مومنوں کے ذریعہ تم کو قوت عطاء کی۔ اور مومنوں کے دلوں کو باہم جوڑ دیا۔ اگر زمین کی تمام چیزیں تم خرچ کر ڈالتے تب بھی ان کے دلوں کو نہیں جوڑ سکتے مگر اللہ تعالیٰ ہی نے ان کے درمیان الفت پیدا کردی''

تشریح: اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جو اپنے قدرت سے مسلمانوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے لئے

پیار و محبت اجاگر کرتا ہے۔ان کے دلوں سے نفرت کی بیج ہٹا دیتا ہے۔اور آپس میں بھائی بھائی بنا دیتا ہے۔اور پھر ان کے اتفاق سے دشمن زیر ہو جاتا ہے۔اس طرح کی پیار و محبت اور ایثار و قربانی کی بہترین مثال مہاجرین وانصار تھے۔جس نے ایک دوسرے کو بھائی بھائی بنا دیا۔اور ایک دوسرے کو وراثت میں بھی حقدار بنا دیا اس سے مسلمانوں کی طاقت کو چار چاند لگ گئے۔اس طرح اوس و خزرج دو ایسے قبیلے تھے جن کے درمیان شدید اختلافات تھے اور سالوں سال ایک دوسرے سے لڑتے رہتے تھے۔اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی قوت کو بڑھانے کی خاطر ان دونوں قبیلوں کے نفرت کی خلیج ختم کر دی۔اور پیار و محبت کی فضا قائم کی۔اور یہ دونوں قبیلے متحد ہو گئے۔ان کی اتحاد سے اسلام کو مزید تقویت ملی۔اور دشمن میں مایوسی پھیل گئی۔

الجواب:(ج) : يَاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

ترجمہ: ''اے نبی ﷺ! خدا آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے پیروکار مومنوں کے لئے کافی ہے۔''

تشریح: اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کو تسلی دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ میرے پیغمبر! فکر نہ کریں۔میں آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کے ساتھ ہوں۔اور ہر مشکل وقت میں میرا نصرت آپ کے ساتھ ہوگا۔مسلمانوں کی قوت کو بڑھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے عمرؓ،حمزہؓ، خالد بن ولیدؓ، ابو سفیانؓ وغیرہ جیسے بہادر لوگوں کو مشرف بہ اسلام کیا۔اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے مختلف قبائل کے درمیان نفرت ختم کی۔اور وہ اتحاد و اتفاق سے رہنے لگے۔جس سے اسلام کے راہ میں حائل مشکلات میں کمی ہوئی۔اس طرح مختلف جنگوں میں بھی اللہ تعالیٰ کی نصرت مسلمانوں کے ساتھ تھی۔مثال کے طور پر جنگ بدر میں مسلمانوں کو ذہنی سکون عنایت فرمایا۔اس کو پر سکون نیند عنایت فرمائی۔اس کے نظروں میں دشمن کی تعداد کو کم دکھائی دیا۔فرشتوں کو لگاتار نازل کیے۔جنھوں نے مسلمانوں کے ساتھ مل کر دشمن پر پے در پے وار کیے۔اور دشمن میدان جنگ چھوڑ کر بھاگ گئے۔

السوال الثالث: مندرجہ ذیل میں ہر لفظ کے سامنے چار معنی دئیے گئے ہیں۔ جو زیادہ صحیح ہوں اس پر نشان لگائیں۔

(ا) اعدو کے معنی:

(الف)تیار کرو (ب)مٹاڈالو (ج)خوف کرو (د)دشمن

6 (۲) یوف کے معنی:

(الف)پورا کیا جائے گا (ب)ختم کیا جائے گا

(ج)توڑدیا جائے گا (د) مانا جائے گا

(۳) جنحوا کے معنی:

(الف)خوف کھا گئے (ب)مٹ گئے (ج)وہ مائل ہوئے (د)جنگ کر گئے

(۴) للسلم کے معنی:

(الف)صلح کے لئے (ب)امن کے لئے (ج)سلامتی کے لئے (د)دوستی کے لئے

(۵) ابد کے معنی ہے:

(الف)اس نے تردید کی (ب)اس نے تائید کی

(ج)اس نے یہ مانی (د)وہ نہ مانا

جوابات:

۱۔ (الف)، ۲۔(الف)، ۳۔ (ج)، ٤۔ (الف) ، ۵۔ (ب)

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ (ب)

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ (آیات 65 تا 69)

یٰۤاَیُّهَا	النَّبِیُّ	حَرِّضِ	الْمُؤْمِنِیْنَ	عَلَی	الْقِتَالِ ط
اے	نبی	ابھار دو	مومنوں	پر	جنگ

اے نبی ﷺ مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو۔

اِنْ	یَّکُنْ	مِّنْکُمْ	عِشْرُوْنَ	صٰبِرُوْنَ	یَغْلِبُوْا
اگر	ہوں	سے تم	بیس	صابر	غالب آئیں گے

اگر تم میں بیس آدمی ثابت قدم رہنے والے ہوں گے۔

مِائَتَیْنِ ج	وَاِنْ	یَّکُنْ	مِّنْکُمْ	مِّائَةٌ	یَّغْلِبُوْۤا
دو سو	اگر	ہوں	سے تم	سو	غالب آئیں گے

تو دو سو کافروں پر غالب رہیں گے اور اگر سو (ایسے) ہوں گے۔

اَلْفًا	مِّنَ	الَّذِیْنَ	کَفَرُوْا	بِاَنَّهُمْ	قَوْمٌ
ہزار	سے	جن/جنہوں نے	کفر کیا	اس لئے کہ وہ	لوگ

تو ہزار پر غالب آئیں گے اس لئے کہ کافر ایسے لوگ ہیں کہ کچھ بھی

لَّا یَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾	اَلْـٰٔنَ	خَفَّفَ	اللّٰهُ	عَنْکُمْ
سمجھ نہیں رکھتے	اب	تخفیف کی	اللہ	سے تم

سمجھ نہیں رکھتے۔ اب خدا نے تم پر سے بوجھ ہلکا کر دیا اور

وَعَلِمَ	اَنَّ	فِیْکُمْ	ضَعْفًا ط	فَاِنْ	یَّکُنْ
اور جان لیا	بے شک	میں تم	کمزوری	پس اگر	ہوں

معلوم کر لیا کہ (ابھی) تم میں کسی قدر کمزوری ہے۔ پس اگر تم میں ایک

مِّنْكُمْ	مِّائَةٌ	صَابِرَةٌ	يَّغْلِبُوْا	مِائَتَيْنِ ج
سے تم	سو	صابر	غالب آئیں گے	دوسو

سو(۱۰۰) ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دوسو پر غالب آئیں گے۔

وَاِنْ	يَّكُنْ	مِّنْكُمْ	اَلْفٌ	يَّغْلِبُوْٓا	اَلْفَيْنِ
اور اگر	ہوں	سے تم	ہزار	غالب آئیں گے	دوہزار

اور اگر ایک ہزار ہوں گے تو خدا کے حکم سے دوہزار پر غالب رہیں گے۔ اور

بِاِذْنِ	اللّٰهِ ط	وَاللّٰهُ	مَعَ	الصّٰبِرِيْنَ (۶۶)	مَا
سے حکم اذن	اللہ	اور اللہ	ساتھ	صبر کرنے والے	نہیں

خدا ثابت قدم رہنے والوں کا مددگار ہے۔ پیغمبر

كَانَ	لِنَبِيٍّ	اَنْ	يَّكُوْنَ	لَهٗٓ	اَسْرٰى	حَتّٰى
ہے	لئے نبی	کہ	ہوں	لئے اس	قیدی	یہاں تک

کو شایاں نہیں کہ اس کے قبضے میں قیدی رہیں جب تک

يُثْخِنَ	فِى	الْاَرْضِ ط	تُرِيْدُوْنَ	عَرَضَ
کچل دے	میں	زمیں	تم چاہتے ہو	سروسامان

(کافروں کو قتل کرے) زمین میں کثرت سے خون (نہ) بہادے تم لوگ دنیا کے

الدُّنْيَا ق	وَاللّٰهُ	يُرِيْدُ	الْاٰخِرَةَ ط	وَاللّٰهُ	عَزِيْزٌ
دنیا	اور اللہ	چاہتا ہے	آخرت	اور اللہ	غالب

مال کے طالب ہو۔ اور خدا آخرت (کی بھلائی) چاہتا ہے۔ اور خدا غالب

حَكِيْمٌ (۶۷)	لَوْلَا	كِتٰبٌ	مِّنَ	اللّٰهِ	سَبَقَ	لَمَسَّكُمْ
حکیم	اگر نہ	نوشتہ	سے	اللہ	پہلے ہوتا	ضرور آلیتا

حکمت والا ہے۔ اگر خدا کا حکم پہلے نہ ہو چکا ہوتا تو جو (فدیہ) تم نے

فِيمَآ	اَخَذْتُمْ	عَذَابٌ	عَظِيمٌ ﴿٦٨﴾
تم میں جو	لیا تم نے	عذاب	عظیم

لیا ہے اس کے بدلے تم پر عذاب نازل ہوتا۔

فَكُلُوا	مِمَّا	غَنِمْتُمْ	حَلٰلًا	طَيِّبًا
پس کھاؤ	سے جو	تم نے مال غنیمت حاصل کیا	حلال	پاک

تو جو مال غنیمت تمہیں ملا ہے اسے کھاؤ (کہ وہ تمہارے لیے) حلال طیب

وَاتَّقُوا	اللّٰهَ ط	اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُورٌ	رَّحِيمٌ ﴿٦٩﴾ ع
ڈرو	اللہ	بے شک	اللہ	درگزر کرنے والا	رحم کرنیوالا

(ہے) اور خدا سے ڈرتے رہو، بے شک خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيبُ

(۱) حَرِّضْ :(شوق دلاؤ، ابھارو)

تشریح: اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کو فرماتا ہے کہ آپ ﷺ لوگوں کو جہاد کی ترغیب دیں۔ اور جہاد کی اہمیت اجاگر کردیں تاکہ ان لوگوں کا شوق بڑھ جائے۔ اور دشمن کے سامنے آہنی چٹان بن جائیں۔

(۲) اَسْرٰی : (قیدی)

تشریح: اس سے مراد وہ جنگی قیدی ہیں جو کہ جنگ بدر اور دوسرے جنگوں میں مسلمانوں نے گرفتار کیے۔

(۳) يُثْخِنَ : (وہ خونریزی کرے، کچل ڈالے)

تشریح: اس سے مراد یہ ہے کہ مسلمان کافروں کی بیخ کنی کرے اور اس کو کچل ڈالے تاکہ کفر کا زور ٹوٹ سکیں۔ کافروں کا خوب خون بہائیں۔ تاکہ کفر کا روز اور غلبہ ختم ہو۔

(۴) عَرَضَ الدُّنْيَا : (دنیا کے فائدے)

تشریح: جنگ بدر کے جنگی قیدیوں کو مسلمانوں نے فدیہ کے عوض رہا کیے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ کہ آپ لوگ دنیاوی فائدے کو ترجیح دے رہے ہیں۔ جبکہ میں تمہارے آخرت کی زندگی فائدہ مند بنانا چاہتا ہوں۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

اَلتَّمَارِيْنُ (مشق)

السوال الاول(پہلا سوال): اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جہاد پر ابھارنے کے لئے کیا ترغیب دی ہے؟

الجواب: اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جہاد پر ابھارنے کے لئے جو ترغیبات دی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) اگر مسلمان ہمت کا مظاہرہ کریں اور ثابت قدم رہیں تو 200 کافروں کے لئے 20 مسلمان کافی ہیں

(۲) اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی نصرت فرمائے گا۔اور جنگ بدر میں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعے مسلمانوں کی مدد کی۔

(۳) اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین لہو شہید کی لہو ہے۔

(۴) اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین مال جہاد کے راستے میں خرچ ہونے والا مال ہے۔

(۵) اللہ شہید کی خون اور جسم کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اسی وجہ سے شہید کو اس کے خون آلود کپڑوں سمیت بغیر غسل کے دفن کرنے کا حکم صادر فرماتے ہیں۔

(۶) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دین اسلام کے سربلندی کی خاطر جو لوگ شہید ہوتے ہیں اسے مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں اس کی زندگی کا شعور نہیں ہے۔

مندرجہ بالا نکات جہاد کی فضائل ظاہر کرتے ہیں اور اسکو سن کر مسلمانوں میں جہاد کے لئے جوش وجذبہ بیدار ہوجاتا ہے۔

السوال الثانی(دوسرا سوال): مندرجہ ذیل عبارت کا مفہوم بیان کریں؟

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ۔ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ۔

الجواب: (ترجمہ): ''نہیں مناسب نبی ﷺ کے لئے کہ ہوں اس کے پاس جنگی قیدی یہاں تک کہ اچھی طرح زمین میں کفار کی خونریزی نہ کرے تم تو دنیا کا مال واسباب چاہتے ہو اور اللہ تعالیٰ

آخرت (کی مصلحت) کو چاہتا ہے۔

تشریح: جنگ بدر کے موقع پر جب لشکر کفار کو شکست ہوئی۔ تو وہ بہت سارا سامان چھوڑ کر بھاگنے لگے۔ اس دوران مسلمان مال غنیمت اکٹھا کرنے میں مشغول ہو گئے۔ اور لوگوں کو جنگی قیدی بنانے لگے۔ حالانکہ اس کو چاہیے تھا۔ کہ دور تک دشمن کا تعاقب کرتے اور اس کو مار ڈالتے تاکہ اس کا زور اور بھی ٹوٹ جاتا کیونکہ بھاگنے والوں میں بہت بااثر کافر بھی تھے جنہوں نے بعد میں مسلمانوں کے لئے بہت مشکلات پیدا کیئے۔ اس طرح جنگی قیدیوں کو فدیہ کے بدلے رہا کرنا بھی اللہ تعالیٰ کو ناپسند گزرا۔ اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ ان لوگوں کو پکڑنے کی بجائے اس کو میدان جنگ میں ہی مارنا چاہیے تھا۔ تاکہ کفار کے حوصلے پست سے پست ہو جاتے۔ او آئندہ مسلمانوں کی طرف میلے آنکھ کے ساتھ دیکھنے کی جرات نہ کرتے اللہ تعالیٰ اس بات کی تاکید کرتا ہے کہ فدیہ دنیاوی فائدے کے مقابلے میں مسلمانوں کو آخرت کی فائدے کو ترجیح دینا چاہئے۔

السوال الثالث: **مندرجہ ذیل میں ہر لفظ کے سامنے تین معنی دئیے گئے ہیں۔ جو زیادہ صحیح ہوں اس پر نشان لگائیں۔**

(۱) یثخن کے معنی (الف) قتل کرے (ب) کچل ڈالے
(ج) مسخر کردے (د) ختم کردے

(۲) عرض الدنیا کے معنی (الف) دنیا کے فائدے (ب) دنیا کے غرض
(ج) دنیاوی مفاد (د) دنیا کے لئے

(۳) جو لوگ کافر ہیں وہ ایک دوسرے کے -------- ہیں۔
(الف) دشمن (ب) رفیق (ج) محسن (د) دوست

(۴) حرض کے معنی: (الف) جگادو (ب) ابھارو
(ج) اٹھادو (د) بھگادو

(۵) الفا کے معنی: (الف) سو (ب) ہزار (ج) محبت (د) لاکھ

جوابات:

۱۔ (ب)، ۲۔ (الف)، ۳۔ (ب)، ٤۔ (ب)، ٥۔ (ب)

الدرس الثالث (ج)

سورۃ الانفال (آیات ۷۰ تا ۷۵)

يَاَيُّهَا	النَّبِيُّ	قُلْ	لِّمَنْ	فِيْ	اَيْدِيْكُمْ	مِّنَ
اے	نبی	کہو	لیے جو	میں	ہاتھوں تمہارے	سے

اے پیغمبر جو قیدی تمہارے ہاتھ میں (گرفتار) ہیں ان سے کہہ دو

الْاَسْرٰٓى لا	اِنْ	يَّعْلَمِ	اللّٰهُ	فِيْ .	قُلُوْبِكُمْ
قیدی	اگر	معلوم ہوگا	اللہ	میں	دلوں تم

کہ اگر خدا تمہارے دلوں میں نیکی معلوم کرے گا تو جو (مال) تم

خَيْرًا	يُّؤْتِكُمْ	خَيْرًا	مِّمَّآ	اُخِذَ	مِنْكُمْ
خیر	دے گا تم کو	بہتر	سے جو	لیا گیا	تم سے

سے چھن گیا ہے اس سے بہتر تمہیں عنایت فرمائے گا۔ اور

وَيَغْفِرْ	لَكُمْ ط	وَاللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿٧٠﴾	وَاِنْ
اور وہ معاف کردے گا	لئے تم	اور اللہ	بخشنے والا	رحم کرنیوالا	اور اگر

تمہارے گناہ بھی معاف کردے گا اور خدا بخشنے والا مہربان ہے اور اگر

يُّرِيْدُوْا	خِيَانَتَكَ	فَقَدْ	خَانُوا
وہ ارادہ رکھتے ہیں	خیانت تم سے	پس تحقیق	خیانت کی انہوں نے

یہ لوگ تم سے دغا کرنا چاہیں گے تو یہ پہلے ہی خدا سے دغا کر چکے ہیں۔

اللّٰهَ	مِنْ	قَبْلُ	فَاَمْكَنَ	مِنْهُمْ ط	وَاللّٰهُ
اللہ	سے	پہلے	پس قابو دیا	سے ان	اور اللہ

تو اس نے ان کو تمہارے قبضے میں کر دیا اور اللہ

عَلِيۡمٌ	حَكِيۡمٌ ۝	اِنَّ	الَّذِيۡنَ	اٰمَنُوۡا	وَهَاجَرُوۡا
جاننے والا	حکیم	بے شک	وہ جو	ایمان لائے	اور ہجرت کی

دانا اور حکمت والا ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور وطن سے ہجرت

وَجٰهَدُوۡا	بِاَمۡوَالِهِمۡ	وَاَنۡفُسِهِمۡ	فِىۡ
اور جہاد کیا	سے مال ان کی	اور جانیں ان کی	میں

کی اور خدا کی راہ میں اپنے مال اور جان سے لڑے وہ اور

سَبِيۡلِ	اللّٰهِ	وَالَّذِيۡنَ	اٰوَوۡا	وَّنَصَرُوۡۤا	اُولٰٓئِكَ
راہ	اللہ	اور جو	جگہ دی	اور مدد کی	یہ لوگ

جنہوں نے (ہجرت کرنے والوں کو) جگہ دی اور ان کی مدد کی وہ آپس میں

بَعۡضُهُمۡ	اَوۡلِيَآءُ	بَعۡضٍ ؕ	وَالَّذِيۡنَ	اٰمَنُوۡا	وَلَمۡ
بعض ان	رفیق	بعض	اور وہ جو	ایمان لائے	اور نہ

میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں اور جو لوگ ایمان لے آئے۔

يُهَاجِرُوۡا	مَا	لَكُمۡ	مِّنۡ	وَّلَا يَتِهِمۡ	مِّنۡ
ہجرت کرے	نہیں	لیے تم	سے	رفاقت ان	سے

لیکن ہجرت نہیں کی تو جب تک وہ ہجرت نہ کریں تم کو ان کی رفاقت

شَىۡءٍ	حَتّٰى	يُهَاجِرُوۡا ج	وَاِنِ	اسۡتَنۡصَرُوۡكُمۡ
کچھ	یہاں تک	وہ ہجرت کریں	اور اگر	مدد مانگیں تم سے

سے کچھ سروکار نہیں اور اگر وہ تم سے دین (کے معاملات) میں مدد

فِى	الدِّيۡنِ	فَعَلَيۡكُمُ	النَّصۡرُ	اِلَّا	عَلٰى	قَوۡمٍ
میں	دین	پس پر تم	مدد	مگر	پر	قوم

طلب کریں تو تم کو مدد کرنی لازم ہے مگر ان لوگوں کے مقابلے میں کہ

بَیْنَکُمْ	وَبَیْنَهُمْ	مِّیْثَاقٌ ط	وَاللّٰهُ	بِمَا
درمیان تم	اور درمیان ان	معاہدہ	اور اللہ	سے جو

تم میں اور ان میں (صلح کا) عہد ہو (مدد نہیں کرنی چاہیے) اور

تَعْمَلُوْنَ	بَصِیْرٌ ۝	وَالَّذِیْنَ	کَفَرُوْا	بَعْضُهُمْ
تم کرتے ہو	دیکھنے والا	اور وہ جو	انہوں نے کفر کیا	بعض ان

خدا تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے اور جو لوگ کافر ہیں (وہ بھی) ایک دوسرے

اَوْلِیَآءُ	بَعْضٍ ط	اِلَّا تَفْعَلُوْهُ	تَکُنْ	فِتْنَةٌ	فِی
رفیق	بعض	اگر تم کرو گے اس	ہوگا	فتنہ	میں

کے رفیق ہیں تو (مومنو) اگر تم یہ (کام) نہ کرو گے تو ملک میں

الْاَرْضِ	وَفَسَادٌ	کَبِیْرٌ ۝	وَالَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ
زمیں	اور فساد	بڑا	اور وہ جو	ایمان لائے	اور

فتنہ برپا ہو جائے گا اور بڑا فساد مچے گا اور جو لوگ ایمان لائے

هَاجَرُوْا	وَجٰهَدُوْا	فِیْ	سَبِیْلِ	اللّٰهِ	وَالَّذِیْنَ
انہوں نے ہجرت کی	اور جہاد کیا	میں	راہ	اللہ	اور وہ جو

اور وطن سے ہجرت کر گئے اور خدا کی راہ میں لڑائیاں کرتے رہے

اٰوَوْا	وَّنَصَرُوْٓا	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْمُؤْمِنُوْنَ
جگہ دی	اور مدد کی	یہ (لوگ)	وہ	مؤمن (جمع)

اور جنہوں نے (ہجرت کرنے والوں کو) جگہ دی اور ان کی مدد کی یہی لوگ

حَقًّا ط	لَهُمْ	مَّغْفِرَةٌ	وَّرِزْقٌ	کَرِیْمٌ ۝
سچے	لیے ان	مغفرت	اور رزق	بہترین

سچے مسلمان ہیں۔ان کے لیے (خدا کے ہاں) بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

وَ الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	مِنْ	بَعْدُ	وَ هَاجَرُوْا	وَ
اور وہ جو	ایمان لائے	سے	بعد	اور ہجرت کی	اور

اور جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور وطن سے ہجرت

جٰهَدُوْا	مَعَكُمْ	فَاُولٰٓئِكَ	مِنْكُمْ ؕ
جہاد کیا	ساتھ تمہارے	پس وہ لوگ	سے تم

کر گئے اور تمہارے ساتھ ہو کر جہاد کرتے رہے وہ بھی

وَ اُولُوْا	الْاَرْحَامِ	بَعْضُهُمْ	اَوْلٰى	بِبَعْضٍ
والے	رشتے	بعض ان	زیادہ حق دار	کے بعض

تمہیں میں سے ہیں اور رشتہ دار خدا کے حکم کی رو سے

فِىْ	كِتٰبِ	اللّٰهِ ؕ	اِنَّ	اللّٰهَ	بِكُلِّ	شَىْءٍ	عَلِيْمٌ ۝٧٥
میں	کتاب	اللہ	بیشک	اللہ	ہر	چیز	جاننے والا

ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

اَلْکَلِمَاتُ وَالتَّرَکِیْبُ

(۱) اٰوَوْا: (جگہ دی، پناہ دی)

تشریح: اُس سے مراد انصار مدینہ ہیں جنہوں نے مہاجرین کو پناہ دی اور آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔

(۲) اِسْتَنْصَرُوْا: (اُنہوں نے مدد چاہی)

تشریح: اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے مدینہ کو ہجرت نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر یہ لوگ تم سے دین کے سلسلے میں کسی قسم کی مدد مانگے تو ان کی مدد کرنا تم پر لازم ہے۔

(۳) اُولُوالْاَرْحَامِ: (خون کے رشتہ دار)

تشریح: اللہ تعالیٰ خون کے رشتے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ کہ جو خون کے رشتے دار ہیں وہ میراث وغیرہ میں اولین حقدار ہیں۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

اَلتَّمَارِیْنُ (مشق)

السوال الاول (پہلا سوال): اللہ تعالیٰ نے سورۃ انفال کی ان آیات میں قیدیوں کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا ہے؟

الجواب: جنگ بدر میں مسلمانوں کے ہاتھوں دو طرح کے قیدی ہاتھ آئے۔ ایک وہ جو بالکل کافر تھے۔ دوسرے وہ جن کا دل ایمان سے منور ہو چکا تھا لیکن مجبوری کی عالم میں لشکر کفار کے ساتھ آئے تھے۔ ان میں حضرت عباسؓ بھی شامل تھے۔ جب کافی گفت وشنید کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ فدیہ لیکر ان قیدیوں کو رہا کر دیا جائے گا تو حضرت عباسؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! ہم تو مسلمان ہو چکے ہیں۔ اب ہم سے فدیہ کیوں وصول کیا جارہا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ فکر نہ کریں اگر دنیا میں کچھ مال تم سے بطور فدیہ لیا گیا ہے تو اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کے بدلے کئی گنا زیادہ اجر دے گا اور اپنے انعامات سے نوازے گا۔ اس طرح فریب دینے والے قیدیوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو قیدی فریب سے کام لے اور عہد شکنی کا مرتکب ہو جائے تو یاد رکھیں کہ وہ بچ نہیں سکے گا اور کسی اور موقع پر مسلمانوں کے چنگل میں آجائے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے احاطے میں ہے اور اس کو اپنے کیے کی سزا ملے گی۔

السوال الثانی (دوسرا سوال): ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ہجرت اور نصرت کے بارے میں کیا باتیں ارشاد فرمائیں؟

الجواب: جب مسلمانوں نے مکہ سے مدینہ ہجرت کی تو وہاں پر مہاجرین اور انصار بھائی بھائی بن گئے اور انصار نے اپنے مہاجر بھائیوں کی بہت مدد کی حتیٰ کہ اپنے مال و جائیداد میں ان کو حصہ دار بنایا۔ ان ایام میں صرف مہاجرین مسلمان آپسؐ میں وراثت کے حقدار مانے جاتے تھے جبکہ وہ جس مسلمان جنہوں نے ہجرت نہیں کی تھی اُس کو وراثت میں حصہ دار نہیں بنایا جاتا تھا۔ جب مکہ فتح ہوئی تو پھر وراثت کے بارے میں جامع اُصول وضع ہوئے اور وراثت کے لیے خونی رشتوں کو اولیت دی گئی۔ اس کے علاوہ یہ بھی حکم ہوا کہ دُور رہنے والے مسلمان بھائی اگر مصیبت میں ہوں اور وہ مدد کے لئے پکارے تو اس کی مدد کرنا دوسرے مسلمان پر لازم ہے۔ یعنی اگر کوئی مسلمان بھائی کسی کے ظلم وستم کا نشانہ بن رہا ہوں تو دوسرے مسلمانوں کو خاموش نہیں رہنا چاہیے اور اپنے مسلمان بھائی کی نصرت کرنی چاہیے۔

السوال الثالث(تیسرا سوال): مندرجہ ذیل عبارت کا مفہوم لکھیے؟

(الف): وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا۔

الجواب:(الف) وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا۔

ترجمہ: ''اور جولوگ ایمان لے آئے اور وطن سے ہجرت کر گئے اور خدا کی راہ میں لڑائیاں کرتے رہے اور جنھوں نے (ہجرت کرنے والوں کو) جگہ دی اور ان کی مدد کی یہی لوگ سچے ہیں''۔

تشریح: اس آیت میں مہاجرین اور انصار کا ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جن مسلمانوں نے مشرکین مکہ کی ظلم وستم سے تنگ آ کر ہجرت کی اور بے سروسامانی کی حالت میں مدینہ کی طرف چل پڑے اور طرح طرح کی صعوبتیں برداشت کیے۔ اللہ تعالیٰ اس پر رشک کرتا ہے۔ اس پر فخر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کی یہ قربانیاں رائیگاں نہیں جائے گی۔ اُنہیں اس کا پورا پورا اجر ملے گا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ انصار مدینہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ انصار نے حقیقی معنوں میں مسلمان ہونے کا ثبوت دیا ہے اُنہوں نے بے سروسامان مہاجرین بھائیوں کو دل وجان سے قبول کیا اور مال وجائیداد میں بھی اُن کو حصہ دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان دونوں کے قربانیوں اور خلوص پر مجھے فخر ہے اور میں مہاجرین اور انصار کو اس کا پورا پورا اجر دوں گا اور اپنے نعمتیں ان پر تمام کردوں گا۔

السوال الرابع: **مندرجہ ذیل میں ہر لفظ کے سامنے چار معنی دئیے گئے ہیں۔ جو زیادہ صحیح ہوں اس پر نشان لگائیں۔**

(۱) اووا کے معنی: (الف) جگہ دی (ب) نکال دے
(ج) قسم کھائی (د) ختم کردے

(۲) استنصروا کے معنی: (الف) مدد نہیں دی (ب) انہوں نے مدد دی
(ج) انہوں نے مدد چاہی (د) انہوں نے جھگڑا کیا

(۳) اولوالارحام کے معنی: (الف) دینی رشتہ دار (ب) خونی رشتہ داری

(ج) دوست (د) خیانت دار

(۴) سورۃ الانفال میں کونسے غزوہ کا تذکرہ ہے؟

(الف) احد (ب) بدر (ج) حنین (د) خندق

(۵) خانوا کے معنی: (الف) دغا کرنا (ب) وفا کرنا (ج) داغدار کرنا (د) خیانت کرنا

جوابات:

۱۔ (الف)، ۲۔(ج)، ۳۔ (ب)، ٤۔ (ب)، ۵۔ (الف)

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO